Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
27

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

19 جمادی الثانی 1428 ہجری 5 وفاء 1386 ہش 5 جولائی 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 23 جون 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پُر نُور نے دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کے متعلق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت اس سے کامل محبت اور کامل خوف سے حاصل ہوتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت کے بغیر نجات ممکن نہیں

ارشاد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"سچے مذہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رُک سکے اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے۔ یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کے لئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحت حقیقی ہے جس کو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ تمام خواہشیں جو خدا کی رضا مندی کے مخالف ہیں دوزخ کی آگ ہیں۔ اور ان خواہشوں کی پیروی میں عمر بسر کرنا ایک جہنمی زندگی ہے۔ مگر اس جگہ سوال یہ ہے کہ اس جہنمی زندگی سے نجات کیونکر حاصل ہو؟ اس کے جواب میں جو علم خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ اس آتش خانہ سے نجات ایسی معرفتِ الٰہی پر موقوف ہے جو حقیقی اور کامل ہو کیونکہ انسانی جذبات جو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں وہ ایک کامل درجہ کا سیلاب ہے جو ایمان کو تباہ کرنے کے لئے بڑے زور سے بہہ رہا ہے۔ اور کامل کا تدارک بجز کامل کے غیر ممکن ہے۔ پس اِسی وجہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک کامل معرفت کی ضرورت ہے کیونکہ مثل مشہور ہے کہ لوہے کو لوہے کے ساتھ ہی توڑ سکتے ہیں۔ یہ امر زیادہ دلائل کا محتاج نہیں کہ قدردانی اور محبت اور خوف یہ سب امور معرفت یعنی پہچاننے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایک بچہ کے ہاتھ میں مثلاً ایک ایسا ٹکڑا ہیرے کا دیا جائے جس کی کئی کروڑ روپیہ قیمت ہو سکتی ہے تو وہ صرف اس کی اُسی حد تک قدر کرے گا جیسا کہ ایک کھلونے کی قدر کرتا ہے۔ اور اگر ایک شخص کو اس کی لاعلمی کی حالت میں شہد میں زہر ملا کر دیا جائے تو وہ اُسے شوق سے کھائے گا اور یہ نہیں سمجھے گا کہ اس میں میری موت ہے۔ کیونکہ اس کو ایسے زہر کی معرفت نہیں۔ لیکن تم دانستہ ایک سانپ کے سوراخ میں ہاتھ ڈال نہیں سکتے۔ کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ ایسے کام سے مرنے کا اندیشہ ہے۔ ایسا ہی تم ایک ہلاہل زہر کو دیدہ و دانستہ کھا نہیں سکتے کیونکہ تمہیں یہ معرفت حاصل ہے کہ اس زہر کے کھانے سے مَر جاؤ گے پھر کیا سبب ہے کہ اُس موت کی تم کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ جو خدا کے حکموں کے توڑنے سے تم پر وارد ہو جائے گی۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہی سبب ہے کہ اس جگہ تمہیں ایسی معرفت بھی حاصل نہیں جیسا کہ تمہیں سانپ اور زہر کی معرفت حاصل ہے۔ یعنی اُن چیزوں کی پہچان ہے۔ یہ بالکل یقینی ہے اور کوئی منطق اس حکم کو توڑ نہیں سکتی کہ معرفت تامہ انسان کو ان تمام کاموں سے روکتی ہے جن میں انسان کے جان و مال کا نقصان ہو۔ اور ایسے رُکنے میں انسان کسی کفارہ کا

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

دنیا میں سلامتی کا دارومدار انصاف پر ہے اور انصاف کے متعلق اسلام کا حکم یہ ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف سے پیش آؤ اور یہی بات تقویٰ ہے

دنیا میں اَمن صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے ذریعہ سے ہی قائم ہو سکتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو دنیا کے سامنے پیش کریں لیکن یہ کام اگر کوئی کر سکتا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج اگر اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو کوئی دکھا سکتا ہے تو وہ احمدی ہے۔ پس احمدیوں کا فرض ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اسلام کی تعلیم پر عمل کریں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلائیں

اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ اسلام کی محبت بھری تعلیم تمام دنیا میں پھیل جائے
اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور اس دنیا کو پیار اور سلامتی کا گہوارہ بنا دے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 جون 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب دنیا میں ہر جگہ فساد پھیلتا ہے اور سلامتی ہر جگہ سے اٹھتی ہوئی نظر آتی ہے تو خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کی اصلاح کے لئے اور اپنے بندوں کو فساد سے بچانے کے لئے انبیاء کو بھیجتا ہے اور انبیاء اسی وقت دنیا میں بھیجے جاتے ہیں جب اس دنیا سے تقویٰ بالکل اُٹھ جاتا ہے اور آج سے چودہ سو سال پہلے ہم نے دیکھا کہ جب اس دنیا سے تقویٰ اُٹھ گا اور خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری شریعت آنحضرت صلی اللہ وسلم پر نازل فرمائی اور دنیا کو فساد سے بچانے کے سامان بہم پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن کریم نازل فرما کر ہم کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اصلوب سکھائے۔ قرآن کریم نے ہمیں ہر قسم کے احکامات کے ادا کرنے کے لئے جس اہم ترین نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے وہ ہے تقویٰ....!

پس تقویٰ ایک انتہائی اہم چیز ہے جس کا اگر انسان کو فہم و ادراک حاصل ہو جائے تو وہ اللہ کی صفات پر کاربند ہو سکتا ہے اور ان کا پرتو بن سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں تمام احکامات کی نسبت تقویٰ اختیار کرنے کی بڑی تاکید ہے کیونکہ تقویٰ ہر بدی سے بچنے کے لئے قوت دیتا ہے اور نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے اس سے حرکت ملتی ہے تقویٰ ہر ایک بات میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر فتنہ سے بچنے کے لئے حصن حصین ہے۔ تقویٰ ہی ہے جو دین کی بنیاد ہے۔ فرمایا جب تک مسلمانوں میں یہ قائم رہا وہ اللہ کی سلامتی کو دنیا میں پھیلاتے چلے گئے اور اسلام عرب سے نکل کر ایشیا کے دوسرے ممالک اور مشرق بعید میں بھی پھیل گیا افریقہ نے اس کی برکتوں سے فیض پایا اور یوروپ

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

کیا تم نے سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی رجسٹریشن کروا رکھی ہے؟!!

آندھرا پردیش کے کچھ دیوبندی مولویوں نے اور بعض اُردو اخبارات نے صحافت کے اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ آندھرا کی جانب سے مختلف جگہوں پر منعقد ہونے والے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ بقول اُن کے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنا صرف دیوبندیوں کا کام ہے۔ جماعت احمدیہ ایسے اجلاسات منعقد نہیں کرسکتی۔ ان دیوبندی مولویوں کے ایسے عمل سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا تجارتی فرم کی طرح سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کی انہوں نے رجسٹریشن کرا رکھی ہے۔ اب ان کے علاوہ کوئی اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد نہیں کرسکتا۔

حیدر آباد سے شائع ہونے والا اخبار ’’اعتماد‘‘ لکھتا ہے:-

’’حیدر آباد 23/اپریل (اعتماد نیوز) قادیانی فرقہ کی جانب سے شہر اور اضلاع میں مذہبی جلسوں کے انعقاد کے ذریعہ بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششوں کا پردہ اس وقت فاش ہوگیا جبکہ اس فرقہ کی جانب سے 22/اپریل کو فلک نما میں جلسہ سیرت النبیؐ کے عنوان سے پہلے اخبارات کو خبریں روانہ کی گئیں جو حیدر آباد کے دو اُردو اخبارات سیاست اور منصف میں 19/اپریل کو شائع ہوئیں۔ اس کے بعد روزنامہ اعتماد کو 20/اپریل کے دن پہلے جلسہ کی خبر کا فیکس روانہ کیا گیا۔ پھر ایک ایجنسی کے ذریعہ رات دیر گئے اشتہار وصول ہوا تاہم اس خبر اور اشتہار دونوں کو شائع کرنے سے اعتماد نے انکار کر دیا جبکہ یہی اشتہار 22/اپریل کو روزنامہ راشٹریہ سہارا میں نمایاں طور پر شائع ہوا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح فرقہ قادیانی کی جانب سے جلسہ سیرت النبیؐ کے مقدس عنوان سے مسلمانوں کی صفوں میں داخل ہونے اور انہیں گمراہ کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ان کوششوں کے خلاف آج مجلس تحفظ ختم نبوت آندھرا پردیش ٹرسٹ کے ذمہ داران مولانا عبدالعزیز صدر، مولانا مفتی عبدالمغنی مظاہری نائب صدر، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی جنرل سکریٹری، مولانا محمد عبدالقویٰ خازن، مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی قاسمی اور مولانا ارشد علی قاسمی سکریٹریز، مولانا امجد علی قاسمی، مولانا مصلح الدین قاسمی اور مولانا خواجہ نذیر الدین سبیلی ارکان تاسیسی نے اپنے ایک صحافتی بیان میں مسلمانوں کو چوکس کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی فرقہ کی جانب سے سیرت النبیؐ کے مقدس اور مبارک عنوان سے اشتہار بازی سراسر دھوکہ اور فریب ہے۔ اس لئے کہ روزِ روشن کی طرح یہ واضح حقیقت ہے کہ قادیانی فرقہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ خاتمیت کا منکر ہے اور نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا باغی ہے۔ اس بنیاد پر مذہبی، سیاسی اور عدالتی سطح پر اس فرقہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ اس کھلی حقیقت کے باوجود سیرت النبیؐ جیسے باعظمت اور بابرکت عنوان سے اجتماعات منعقد کرنا دراصل اپنے گمراہ اور باطل نظریات کو پھیلانا ہے اور عام مسلمان بھائیوں کے عقیدہ وایمان سے کھلواڑ کرنا ہے۔ ان علماء نے بتایا کہ شہر کے بعض محلّہ جات مادنا پیٹ اور فلک نما میں قادیانی فرقہ کی جانب سے جلسہ سیرت النبیؐ کے دیواری پوسٹرس چسپاں کئے گئے اور ایک اخبار میں باقاعدہ اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ اس پس منظر میں ہم برادرانِ اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مقدس اور مبارک عنوانوں پر اس طرح کی شرانگیزیوں سے ہوشیار و چوکنا رہیں اور گمراہی اور بے دینی کے ان اجتماعات میں شرکت سے احتراز کریں اور اپنے دوست احباب کو باز رکھیں۔‘‘ (روزنامہ ’’اعتماد‘‘ 24/اپریل 2007)

اس تمام خبر کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی خبریں وہ لوگ تو شائع نہیں کرسکتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوں۔ ایسی خبریں تو گمراہ اور سیاسی مفاد پرستی کے حامل لوگوں کی طرف سے ہی شائع ہوسکتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق تو چاہے گا کہ آپ کے نام کی عظمت کے ترانے گائے جائیں چاہے ایسا کرنے والے دشمن ہی کیوں نہ ہوں بلکہ دشمنوں کی جانب سے اور اُن کے منہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و مدح سُن کر تو اور بھی زیادہ خوشی ہونی چاہئے۔ پھر آخر وجہ کیا ہے کہ اُن اخباروں کو بھی کوسا جا رہا ہے جنہوں نے جماعت احمدیہ کے سیرت النبیؐ کے جلسوں کی خبریں شائع کیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس اور آپ کی سیرت کے تعلق سے لگائے جانے والے جلسوں کے پوسٹروں پر بھی ان احمقوں کو تکلیف ہے اور یہ جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقد کئے جانے والے جلسوں کو گمراہ اور باطل نظریات کا پھیلانا کہتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے جلسے ہی ایسے خالص جلسے ہیں جن میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوعات کو حقیقت پر مبنی نہایت شان سے بیان کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر فرقوں کے سیرت النبی کے جلسوں میں یا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شان بیان کی جاتی ہے کہ نعوذ باللہ آپ کو خدائی کا درجہ دیا جاتا ہے اور ایسی ایسی جھوٹی باتیں آپؐ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں جو قرآن وحدیث سے متصادم ہیں۔ ہم دیوبندیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا وہ سیرت النبیؐ کے ایسے جلسے منعقد کریں گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک بڑے بھائی کی طرح کا ہونا بیان کیا جائے۔ کیا وہ اپنی تقاریر میں بزرگوں کے یہ حوالے بیان کریں گے کہ نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجانا اور گدھے کا خیال آجانا نعوذ باللہ برابر ہے۔ یہی ناپاک خیالات یہ لوگ سیرت النبیؐ کے جلسوں میں بیان کرتے ہونگے جو بریلوی حضرات نے اپنے انعامی چیلنجوں والے اشتہار میں بیان کئے ہیں جن کا جواب دینے پر انہوں نے دیوبندیوں کیلئے ہزاروں لاکھوں روپے کے انعام مقرر کئے ہیں۔

یہ لوگ جن کے ایسے ناپاک خیالات ہوں وہ بھلا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کیا منعقد کریں گے؟ سوائے اس کے کہ وہ مسلمانوں کو گمراہی کے دلدل میں دھکیل دیں جیسا کہ دھکیل رہے ہیں اس کے سوا ان سے کچھ بھی امید نہیں کی جاسکتی ہے۔ پھر بھلا سوچئے ایسے لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو یہ کہتے اور لکھتے ہوئے تھکتے نہیں کہ آپ کو تو علم غیب نہیں ہے اور جو آنحضرت کے علم غیب کے قائل ہیں وہ مشرک ہیں۔ اور دوسری طرف انہی زبانوں اور انہی قلموں سے اپنے اکابرین قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور اشرف علی تھانوی جیسوں کے متعلق اپنی کتب میں جابجا ایسے واقعات لکھتے ہیں جن سے ان کے متعلق ثابت ہوتا ہے کہ گویا ان کو علم غیب حاصل تھا اور وہ سینکڑوں میل دُور بیٹھ کر غیب کا علم بتا دیتے تھے۔ پھر انہی اپنے بزرگوں کے متعلق دیوبندی لکھتے ہیں کہ یہ بانیٔ اسلام کے ثانی تھے۔ مکہ اور مدینہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص بے شک ان کی زیارت کیلئے بھی چلا جائے اسے اس وقت چین نہیں آسکتا جب تک گنگوہ کا راستہ نہ پوچھ لے۔ گویا گنگوہ کعبہ سے افضل ہوگیا۔

چنانچہ مولانا محمود حسن نے رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی وفات پر جو مرثیہ لکھا اس کے دو شعر ملاحظہ فرمائیں!

زباں پر اہلِ اَہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہُبُل شاید
اُٹھا عالَم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی
وفاتِ سرورِ عالَم کا نقشہ آپ کی رِحلت
تھی ہستی گر نظیرِ ہستیٔ محبوبِ سبحانی
پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

پھر رشید احمد گنگوہی نے لکھا:-

’’سن لو! حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت ونجات موقوف ہے میری اتباع پر‘‘ (تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 17 مؤلفہ عاشق الٰہی میرٹھی)

پس جن لوگوں کے عقیدے اپنے بزرگوں کے متعلق یہ ہوں کہ نعوذ باللہ ان کے رُتبے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑے ہیں جن کو مکہ مدینہ کی ضرورت نہیں جن کے نزدیک حق وہی ہے جو رشید احمد کے منہ سے نکلتا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف بڑا بھائی سمجھتے ہیں اور جو نماز میں آپ کے خیال کو گدھوں کے خیال کی طرح سمجھتے ہیں وہ بھلا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسلے کیا منعقد کریں گے؟۔ اور اگر کریں گے تو ان میں ایسی ہی خرافات اور واہیات باتوں کو بیان کریں گے۔

پس جماعت احمدیہ تو شانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی باغی نہیں! اگر ہیں تو دیوبندی جماعت کے لوگ۔ اس اعتبار سے تو دیوبندیوں کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کر کے ایسی واہیات باتوں کی تشہیر کریں اور ایسے باطل نظریات کو پھیلائیں۔ پس ہم برادرانِ اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ دیوبندیوں کے ان باطل خیالات اور گمراہ کن عقائد سے ہوشیار رہیں۔

جہاں تک ان کے ان گمراہ کُن عقائد کا ذکر ہے جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے تو بریلوی حضرات ایک عرصہ سے ان کے ان باطل عقائد کو بحوالہ پیش کر کے ان پر ہزاروں روپے کے انعامات رکھ چکے ہیں کہ اگر یہ حوالے جو انہوں نے دیوبندی کتب سے پیش کئے ہیں غلط ہیں تو ایک ایک حوالہ کو غلط ثابت کرنے والے کو وہ ہزاروں روپے کا انعام دینے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن آج تک کسی دیوبندی کو ان تمام حوالہ جات کو غلط ثابت کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

لہٰذا اخبار ’’اعتماد‘‘ جس کو دیوبندیوں پر بھرپور اعتماد ہے اگر اس میں جرأت ہے تو وہ بریلوی حضرات کے ان حوالہ جات کو غلط ثابت کر کے دکھائے اور ان سے انعام پائے تب ہم جانیں گے کہ اُس کے اخبار میں کچھ جان ہے ورنہ دیوبندی مسلک رکھ کر اس کے حق میں پراپیگنڈہ کرنا یا صرف اور صرف اس لئے پراپیگنڈہ کرنا تا کہ ایک اکثریتی جماعت کے شر سے محفوظ رہا جاسکے صحافتی بزدلی اور بددیانتی ہے۔ بریلوی حضرات کے فتاوے اسی شمارے میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

انشاء اللہ آئندہ قسط میں ہم سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ حوالہ جات پیش کریں گے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے عشق کے کیا کیا سلیقے دُنیا کو سکھائے ہیں۔ (......جاری......)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

روح القدس کی تائیدات کا فیض آج بھی جاری ہے۔

آنحضرت ﷺ کی تاثیرات قدسی ابد الآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں۔ چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اب وہی آیات و برکات ظاہر ہو رہے ہیں جو اس وقت ہو رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت قدوس کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کی تاثیرات کا ایمان افروز بیان۔

(مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی شدید علالت اور دعا کی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 27/اپریل 2007ء (27/شہادت 1386 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۔ (النحل:104)

اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کی طرح صفت قُدُّوس سے بھی سب سے زیادہ فیض پانے، اُس کو اپنے اوپر لاگو کرنے اور اس کے لئے دعا کرنے والی اس دنیا میں کوئی ہستی تھی تو وہ آنحضرت ﷺ تھے۔ آپؐ ہی وہ کامل انسان اور کامل نبی تھے جس نے اللہ تعالیٰ کا رنگ مکمل طور پر اپنے اوپر چڑھایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی سب سے زیادہ آپؐ کو ہی اپنی صفات سے متصف فرمایا اور پھر اپنی امت کو بھی مختلف رنگ میں آپؐ نے تلقین و نصیحت فرمائی کہ اُس پاک ذات سے تعلق جوڑنے کے لئے، اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے، تمہیں بھی اپنے اندر سے تمام کجیوں کو دور کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا، تبھی تمہارا تعلق مجھ سے اور میرے خدا سے ہو سکتا ہے۔

اس ضمن میں آج مَیں متفرق احادیث پیش کروں گا جن میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے پہلو بھی ہیں دعائیں بھی ہیں اور مومنوں کو نصیحتیں بھی ہیں۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آپؐ کے عاشق صادق تھے اور غلام صادق تھے، جو خود بھی آنحضرت ﷺ کی اس زمانے میں قوت قدسی کا ایک نشان ہیں آپ ﷺ کے اس فیض کو جس طرح آپؑ نے سمجھا، اس مقام کو جس طرح آپؑ نے سمجھا اور ہمیں بتایا، اس پہلو سے بھی آپؑ کے حوالے پیش کروں گا۔

آنحضرت ﷺ کی ایک دعا ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ سُبُّوْحٌ، قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (سنن النسائی کتاب التطبیق باب نوع آخر منہ حدیث نمبر 1048) پاک، مبارک اور مطہر فرشتوں اور روح کا خالق اور پالنے والا ہے۔

ایک روایت یہ ہے کہ یہ وہ تسبیح ہے جو ملائکہ کرتے ہیں، فرشتے کرتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت سعید بن عبدالرحمٰن اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر میں یہ سورتیں پڑھا کرتے تھے، سورۃ الاعلیٰ پہلی رکعت میں، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص۔ اور سلام پھیرنے کے بعد آپؐ تین بار یہ الفاظ دوہراتے اور اپنی آواز بلند کرتے تھے کہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے، قدوس ہے۔

(سنن النسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النہار باب التسبیح بعد الفراغ من الوتر۔ حدیث نمبر 1751)

ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی صبح بھی ایسی نہیں جس میں بندے صبح کریں کہ اس میں ایک منادی کرنے والا ان الفاظ میں منادی کرتا ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ یعنی پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور قدوس ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ و تعوذہ دبر کل صلاة حدیث نمبر 3569)

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت يُسَيْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مہاجرات میں سے تھیں بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”تم لازم پکڑو تسبیح کو، تہلیل کو اور تقدیس کو“۔ یعنی تسبیح کرو۔ تہلیل ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کرنا، اس کے علاوہ کسی کو معبود نہ ماننا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنا اور تقدیس یعنی اللہ تعالیٰ کو پاک اور بے عیب قرار دینا اور یہ عہد کرنا کہ ہم اپنے نفسوں کو تیری خاطر پاک رکھیں گے اور یہی ایک مومن کی شان بھی ہونی چاہئے ورنہ دعوے تو ہم کر رہے ہوں گے کہ ہم قدوس خدا کے ماننے والے ہیں اور اس رسول کے پیروکار ہیں جس کی قوت قدسی تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے اور رہتی دنیا تک اس کے جلوے قائم رہنے ہیں لیکن اگر اپنے آپ کو پاک نہیں کر رہے تو یہ تقدیس نہیں ہے۔ فرمایا کہ: ”لازم پکڑو تسبیح کو، تہلیل کو اور تقدیس کو اور انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو، اس لئے کہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا، اور وہ بولیں گی اور غافل نہ ہو ورنہ تم رحمت کو بھول جاؤ گی“۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل التسبیح والتہلیل والتقدیس حدیث نمبر 3583)

پھر ایک روایت میں آتا ہے آپؐ نے ایک دعا سکھائی، حضرت فضالہؓ بن عُبید انصاری بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ایک دم سکھایا اور حکم دیا کہ اگر کوئی میرے پاس دم لینے کے لئے آئے تو یہ دم کروں۔ تو وہ دُعا یہ تھی کہ ہمارا ربّ وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اے ربّ)، تیرا نام پاک اور مبارک ہے، آسمان اور زمین میں تیری حکومت ہے، اے اللہ! جس طرح تیری حکومت آسمان میں ہے، اسی طرح تو ہم پر زمین میں اپنی رحمت نازل کر۔ اے اللہ! جو پاک لوگوں کا ربّ ہے ہمارے گناہ اور خطائیں بخش دے اور اپنی رحمت میں سے ایک رحمت نازل کر اور اپنی شفا میں سے ایک شفا نازل کر۔ اور پھر آپؐ نے یہ فرمایا کہ یہ کلمات تین مرتبہ دوہراؤ اور معوذتین بھی تین مرتبہ پڑھو۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 مسند فضالة بن عبيد الانصارى حديث نمبر 24457 صفحه نمبر 934 جديد ايڈيشن مطبوعه بيروت 1998ء)۔ معوذتین یعنی یہ دو سورتیں جو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، یہ شَرْحُ السُّنَّة میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو مدینہ میں انصار کی آبادی اور کھجوروں کے باغات کے درمیان ایک جاگیر عطا فرمائی۔ اس پر بنوعبد بن زھرة نے کہا (یا رسول اللہ!) ہم سے ابن اُمّ عبد (اُمّ عبد کے بیٹے یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) کو دُور کیجئے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا تو پھر مجھے اللہ نے مبعوث ہی کیوں فرمایا ہے؟ یقیناً اللہ تعالیٰ کسی اُمّت کو درجہ تقدیس عطا نہیں فرماتا جس میں اس کے ضعفاء کے لئے ان کے حق کو نہیں لیا جاتا۔

(مشکوٰة كتاب البيوع باب احياء الموات الشرب الفصل الثانى حديث نمبر 3004)

پس قدوسیت کا فیض اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرنا، اُسی وقت فائدہ مند ہے جب ہر بڑا، ہر صاحب حیثیت، ہر مالک، ہر بااختیار، ہر عہدیدار، ہر نگران اپنے سے کم درجہ کے لوگوں اور اپنے سے کمزوروں اور ضرورت مندوں کے حقوق کو حق کے ساتھ اور انصاف کے تقاضوں کے ساتھ ادا کرتا رہے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں زادراہ اور راشن کی بہت قلت ہو گئی۔ صحابہ کرامؓ پریشان ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانے کے لئے اپنی سواری کے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ ان صحابہ کو حضرت عمرؓ ملے تو انہوں نے آپ کو ساری بات بتائی، حضرت عمرؓ نے پوچھا تمہارے پاس اونٹوں کے بعد سواری کے لئے کیا رہے گا۔ حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے، عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ان کے پاس اونٹوں کے بعد سواری کے لئے کیا رہے گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ وہ اپنی بچی کھچی اشیاء لے کر آئیں، جو کھانے پینے کی چیزیں تھیں وہ لے کر آ جائیں۔ پھر آپؐ نے دعا کی اور اس میں برکت ڈالی۔ پھر آپؐ نے صحابہ کو اپنے برتن وغیرہ لانے کا ارشاد فرمایا۔ تمام صحابہ نے اپنے برتن بھر لئے۔ پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا، مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

(بخارى كتاب الجهاد والسير باب حمل الزاد فى الغزو حديث نمبر 2982)

پس یہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور قبولیت دعا تھی جس نے فاقے کی فکر انگیز صورتحال کو کشائش میں بدل دیا۔

آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے جو قوت قدسیہ عطا فرمائی تھی اس سے آپؐ نے صحابہ کی سوچوں کو، ان کی حالتوں کو اس قدر پاک کر دیا تھا کہ کوئی بھی حکم جو اترتا تھا اور جس کا آپ اعلان فرماتے تھے، صحابہ بغیر کسی چون و چرا کے اس کی تعمیل کیا کرتے تھے۔ کان میں آواز پڑتے ہی اس پر عملدرآمد شروع ہو جاتا تھا۔ یہ تحقیق بعد میں ہوتی تھی کہ حکم کس کے لئے ہے اور کیوں ہے۔ صحابہ کی پاکیزگی کے معیار اس قدر بڑھ گئے تھے کہ جس کوئی مثال نہیں ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس دن حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تو مَیں اس دن ابوطلحہ کے گھر ایک گروہ کو شراب پلانے میں مصروف تھا۔ اُن دنوں عربوں میں فضیخ نامی شراب استعمال ہوتی تھی۔ یہ ایک خاص شراب تھی جو کچی اور خشک (دونوں قسم کی) کھجور سے تیار ہوتی تھی۔ ایک منادی کی آواز سنائی دی۔ ابوطلحہ نے کہا گھر سے باہر نکل کے دیکھو۔ مَیں گھر سے نکلا تو ایک اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرتے ہوئے پایا: سنو شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔ اس وقت ابوطلحہ نے مجھے کہا کہ تم نکلو اور شراب کو بہادو۔ چنانچہ مَیں نے شراب بہادی۔ اسی طرح ایک دوسری روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے کہا اے انس! ان مٹکوں کو انڈیل دو یا توڑ دو۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی کے اعلان کے بعد صحابہ نے دوبارہ شراب نہ پی اور نہ اس کے بارے میں کسی نے کسی سے پوچھا۔

(مسلم كتاب الاشربه باب تحريم الخمر حديث نمبر 5025)

یہ تھا آنحضرت ﷺ کے صحابہ پر آپ کی قوت قدسی کا اثر۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ تحقیق کرو کہ ایک دم یہ حکم کس طرح آ گیا، ابھی تک تو ہم شراب پی رہے تھے۔ پاک دلوں اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والوں کا فوری ردّعمل تھا کہ پہلے تعمیل کرو۔ صحابہ ماشاء اللہ فراست رکھتے تھے، جانتے تھے کہ ہمارے دل و دماغ کو پاک کرنے والا حکم یقیناً اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف سے ہی ہو گا۔ باوجودیکہ استعمال کیا کرتے تھے لیکن شراب کے نقصانات سے بھی واقف تھے۔ اپنے کئی ساتھیوں کو نشے کی حالت میں بعض معیار سے گری ہوئی حرکتیں کرتے دیکھتے تھے۔ پھر بعض لڑائی میں ملوث ہو جاتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کے دلوں کو پاک کرنے اور صحابہ کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا مندی حاصل کرنے کی ایک اور اعلیٰ مثال۔ عبداللہ بن اُبیّ بن سلول نے جب آنحضور ﷺ کے خلاف زبان درازی کی تو آنحضور ﷺ خاموش رہے، مگر لوگوں کی باتوں کے باعث عبداللہ رضی اللہ عنہ، جو عبداللہ بن اُبیّ بن سلول جو مدینہ میں رئیس المنافقین تھا کے بیٹے تھے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپؐ عبداللہ بن اُبیّ کی باتوں کے باعث اس کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں، یا رسول اللہ! اگر حضور نے لازماً ایسا کرنا ہی ہے تو حضور مجھے اس کے قتل کا حکم دیں، مَیں خود اس کا سر حضور کی خدمت میں لے آؤں گا۔ اللہ کی قسم! مَیں خزرج کو جانتا ہوں ان میں سے کوئی بھی میرے جتنا اپنے والد کا فرمانبردار نہیں ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ آپ میرے علاوہ کسی اور کو میرے والد کو قتل کرنے کا حکم نہ دے دیں اور آپ مجھے عبداللہ بن اُبیّ کے قاتل کو لوگوں میں پھرتے ہوئے دیکھنے والا نہ چھوڑ دیں کہ پھر مَیں انتقام کے جذبے کے تحت ایک کافر کے بدلے میں ایک مومن کو قتل کر دوں اور دوزخ میں جا گروں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر رسول ﷺ نے فرمایا کہ معاملہ یوں نہیں ہے بلکہ ہم اس سے رِفق کا معاملہ کریں گے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ رہے گا، ہم اس سے حسن صحبت کا معاملہ کریں گے۔

(السيرة النبوية لابن هشام طلب بن عبدالله بن ابى ان يتولى قتل ابيه صفحه 672 مطبوعه بيروت 2001ء)

تو یہ تھا آپ کی قوت قدسی کا اثر کہ خوف یہ تھا کہ باپ کے خونی رشتہ کی وجہ سے مَیں دوبارہ ان ناپاکوں میں شامل نہ ہو جاؤں اس لئے ہر اس امکان کو ختم کرنے کے لئے جو مجھے جہنم کی طرف لے جا سکتا ہے، جو مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دور لے جا سکتا ہے، میں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ اللہ اور رسول ﷺ کی خاطر اپنے باپ کو قتل کر دوں۔ لیکن آنحضرت ﷺ جو حسن و احسان کے پیکر تھے انہوں نے فرمایا کہ نہیں مَیں تو معاف کر چکا ہوں اور معاف کرتا رہوں گا۔ ان گندے کیڑوں کے ساتھ میرا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ آپؐ کی قوت قدسی نے تو آپ کے ماننے والوں کی بھی سوچوں کو تبدیل کر دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ آتا ہے جب انہوں نے ایک لڑائی میں اپنے مخالف کو گرا لیا اور اس نے منہ پہ تھوکا تو آپؓ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کے پوچھنے پر فرمایا کہ مَیں تو تمہارے ساتھ خدا کے لئے لڑ رہا تھا لیکن کیونکہ اب میری ذات Involve ہو گئی ہے، میرا نفس Involve ہو گیا ہے، یہ ذاتیات بیچ میں آ گئی ہے اس لئے مَیں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ تو یہ تھی پاک تبدیلیاں جو آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ میں پیدا کیں۔

آنحضرت ﷺ کے وقت میں عرب کی جو حالت تھی اور جس قسم کے گند میں وہ مبتلا تھے اور جس طرح آنحضور ﷺ نے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا کی اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں کہ: ''اسلام وہ دین بزرگ اور سیدھا ہے جو عجائب نشانوں سے بھرا ہوا ہے اور ہمارا نبی وہ نبی کریمؐ ہے جو ایسی خوشبو سے معطر کیا گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور اپنی برکات کے ساتھ ان پر احاطہ کرنے والی ہے۔ اور وہ نبی خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت آیا اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا۔ اور ہمیں فیض پہنچانے کے لئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اس نے باطل پر دھاوا کیا اور اپنے تاراج سے اس کو غارت کر دیا''۔ یعنی جھوٹ پر حملہ کر کے اس کو ختم کر دیا'' اور اپنی سچائی میں اَجْلٰی بدیہیات کی طرح نمودار ہوا۔ اس نے اس قوم کو ہدایت فرمائی جو خدا کے وصال کی امید نہیں رکھتے تھے''۔ اُن لوگوں کے لئے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے جن کو کبھی خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنیں

گے۔’’ اور مُردوں کی طرح تھے جن میں ایمان اور نیک عملی اور معرفت کی روح نہ تھی اور نومیدی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ان کو ہدایت کی اور مہذب بنایا اور معرفت کے اعلیٰ درجوں تک پہنچایا۔ اور اس سے پہلے وہ شرک کرتے تھے اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ اور خدائے واحد اور قیامت پر ان کو ایمان نہ تھا۔ اور وہ بتوں پر گرے ہوئے تھے اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو بتوں کی طرف منسوب کرتے تھے‘‘ یعنی جو کام بھی تھا بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں، ہر کام کے لئے بُت بنائے ہوئے تھے۔’’ یہاں تک کہ مینہ کا برسانا اور پھلوں کا نکالنا اور بچوں کو رحموں میں پیدا کرنا اور ہر ایک امر جو موت اور زندگی کے متعلق تھا، تمام یہ امور بتوں کی طرف منسوب کر رکھے تھے اور ہر ایک ان میں سے اعتقاد رکھتا تھا کہ اس کا ایک بڑا بھاری مددگار بت ہی ہے جس کی وہ پوجا کرتا اور وہی بت مصیبتوں کے وقت اس کی مدد کرتا ہے اور عملوں کے وقت اس کو جزا دیتا ہے اور ہر ایک ان میں سے انہی پتھروں کی طرف دوڑتا تھا ان ہی کے آگے فریاد کرتا تھا‘‘۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں:’’ .... اور ان کے دل میں یہ ذہن نشین تھا کہ ان کے بت تمام مرادیں ان کی دے سکتے ہیں اور وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان تکالیف سے کہ کسی کو مراد دیوے اور کسی کو پکڑے پاک اور منزہ ہے اور اس نے یہ تمام قوتیں اور قدرتیں جو عالم اَرواح اور اجسام کے متعلق ہیں‘‘ ایسی تمام باتیں جو روح یا جسم کے متعلق ہیں، یہ انسان سے متعلق ہیں یا کسی بھی مخلوق سے متعلق ہیں۔’’ اُن کے بتوں کو دے رکھی ہیں‘‘۔ اور خود ایک طرف ہو کے بیٹھ گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ’’ اور عزت بخشی کے ساتھ الوہیت کی چادر ان کو پہنا دی ہے‘‘ یعنی بتوں کو ہی تمام طاقتیں دی ہیں’’ اور خدا عرش پر آرام کر رہا ہے اور ان بکھیڑوں سے الگ ہے اور ان کے بت ان کی شفاعت کرتے اور دردوں سے نجات دیتے ہیں‘‘۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ’’ بدکاریاں کرتے تھے اور ان کے ساتھ فخر کرتے تھے اور زنا کرتے اور چوری کرتے اور یتیموں کا ناحق مال کھاتے اور ظلم کرتے اور خون کرتے اور لوگوں کو لوٹتے اور بچوں کو قتل کرتے اور ذرا نہ ڈرتے۔ اور کوئی گناہ نہ تھا جو انہوں نے نہ کیا۔ اور کوئی جھوٹا معبود نہ تھا جس کی پوجا نہ کی۔ انسانیت کے ادبوں کو ضائع کیا اور انسانی خُلقوں سے دور جا پڑے اور وحشی جانوروں کی طرح ہو گئے‘‘۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں:’’ .... بدکاریوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں میں حد سے گزر گئے اور جنگلی حیوانوں کی طرح جو کچھ چاہا کیا اور ہمیشہ ان کے شاعر دریدہ دہنی سے عورتوں کی بے عزتی کرتے اور ان کے امراء کا شغل قمار بازی اور شراب اور بدی تھی‘‘۔ جوا اور شراب کی برائیوں میں پوری طرح ملوث تھے’’ اور جب بخل کرتے تھے تو بھائیوں اور یتیموں اور غریبوں کا حق تلف کر دیتے تھے اور جب مالوں کو خرچ کرتے تھے تو عیاشی اور فضول خرچی اور زناکاری اور نفسانی ہوا اور ہوس کے پوری کرنے میں خرچ کرتے اور نفس پرستی کو انتہا تک پہنچاتے تھے‘‘۔ غریبوں پر خرچ کرنا ان کے لئے دوبھر تھا لیکن اپنی عیاشیوں پر، فضولیات پر خرچ کرتے تھے۔ تو یہ اس وقت کے عرب کی حالت تھی۔ آج بھی جو دنیادار ہیں ان سے اگر اللہ کے راستے میں مانگو تو لیت و لعل سے کام لیتے ہیں لیکن اپنی فضولیات اور دنیاوی چیزوں کے لئے جتنا مرضی چاہیں خرچ کر لیں۔

پھر فرماتے ہیں:’’ وہ لوگ اپنی اولاد کو درویشی اور تنگدستی کے خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے اور بیٹیوں کو اس عار سے قتل کرتے تھے کہ تا شرکاء میں سے ان کا کوئی داماد نہ ہو۔ اور اسی طرح انہوں نے اپنے اندر اخلاق ردّیہ اور رزیل خصلتیں جمع کر رکھی تھیں‘‘۔

پھر فرماتے ہیں:’’ .... اور عورتیں زانیہ آشناؤں سے تعلق رکھنے والیں اور مرد زانی پیدا ہو گئے تھے اور جو لوگ ان کی راہ کے مخالف ہوتے تھے، وہ نصیحت کے دینے کے وقت اپنی عزت اور جان اور گھر کی نسبت خوف کرتے تھے‘‘۔ یعنی اگر ان میں کوئی شریف آدمی تھا تو وہ اپنی عزت بچانے کے خوف کی وجہ سے، اپنے گھر کو برباد ہونے سے بچانے کی وجہ سے ان کے سامنے بولتا نہیں تھا۔’’ غرض عرب کے لوگ ایک ایسی قوم تھی جن کو کبھی واعظوں کے وعظ سننے کا اتفاق نہ ہوا اور نہیں جانتے تھے کہ پرہیزگاری اور پرہیزگاروں کی خصلتیں کیا چیز ہیں اور ان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جو کلام میں صادق اور فیصلہ مقدمات میں متصف ہو‘‘۔ یعنی کوئی سچی بات نہیں کرتے تھے، فیصلہ کرتے تھے تو انصاف نہیں ہوتا تھا، ناانصافی سے فیصلے ہوتے تھے۔ کوئی اچھی خصلت، اچھی خوبی ان میں نہیں تھی۔

’’ پس اسی زمانے میں جبکہ وہ لوگ ان حالات اور ان فسادوں میں مبتلا تھے اور ان کا تمام قول اور فعل فساد سے بھرا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے مکّہ میں سے اُن کے لئے رسول پیدا کیا اور وہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت اور نبوت کیا چیز ہے اور اس حقیقت کی کچھ بھی خبر نہ تھی۔ پس انکار اور نافرمانی کی‘‘۔ وہ جانتے نہیں تھے اس لئے انہوں نے انکار اور نافرمانی کی’’ اور اپنے کفر اور فسق پر اصرار کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہر ایک جفا کی برداشت کی‘‘۔ ہر زیادتی جو آنحضرت ﷺ پر کی، آپؐ نے اس کو برداشت کیا’’ اور ایذاء پر صبر کیا اور بدی کو نیکی کے ساتھ اور بغض کو محبت کے ساتھ ٹال دیا اور غمخواروں اور محبّوں کی طرح ان کے پاس آیا اور ایک مدت تک آنحضرت ﷺ اکیلے اور ردّ شدہ انسان کی طرح مکہ کی گلیوں میں پھرتے رہے اور قوت نبوت سے ہر ایک عذاب کا مقابلہ کیا‘‘۔ تو یہ تھا اس وقت عرب قوم کا حال جس میں آپؐ مبعوث ہوئے، لیکن وہ خدا جس نے روح القدس کے ساتھ آپؐ کو بھیجا تھا اور آپؐ کے ذریعہ دنیا میں ایک انقلاب لانا تھا اس نے ان لوگوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔

(نجم الہدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 20 تا 28)

آنحضرت ﷺ کے بارے میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پھر ایسا وقت آیا کہ’’ آواز دینے والے بابرکت کی طرف دل کھنچے گئے‘‘۔ یعنی پھر آنحضرت ﷺ کی طرف دل کھنچے جانے لگے’’ اور ہر ایک رشید اپنے قتل گاہ کی طرف صدق اور وفا سے نکل آیا اور انہوں نے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کوششیں کیں اور اپنی جانفشانی کی نذروں کو پورا کیا‘‘۔ اسلام کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں، اپنا مال قربان کر دیا، اپنا سب کچھ قربان کر دیا’’ اور اس کے لئے یوں ذبح کئے گئے جیسا کہ قربانی کا بکرا ذبح کیا جاتا ہے۔ اور انہوں نے اپنے خونوں سے گواہی دے دی کہ وہ ایک سچی قوم ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ وہ لوگ خدا کی راہ میں مخلص ہیں اور زمانہ کفر میں وہ لوگ تاریکی کے زندان میں قید تھے۔ سو اسلام کے قبول کرنے نے ان کو منور کر دیا اور ان کی بدیوں کو نیکی کے ساتھ اور ان کی شرارتوں کو بھلائی کے ساتھ بدل دیا اور ان کی شراب شب انگاہی کو رات کی نماز اور رات کے تضرعات کے ساتھ بدل ڈالا‘‘۔ یعنی جو راتوں کی شراب تھی، پیتے تھے، نشے میں مست ہوتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی نے اس کو عبادتوں میں بدل دیا۔ جو ان کی صبح کی شراب تھی۔ سوتے تھے تو شراب پی کر سوتے تھے، صبح اٹھتے تو پہلے کام شراب تھا جس طرح عام طور پر نشہ کرنے والے کرتے ہیں۔’’ اور ان کی بامدادی شراب کو صبح کی نماز اور تسبیح اور استغفار کے ساتھ مبدل کر دیا اور انہوں نے یقین کامل کے بعد اپنے مالوں اور جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہوں میں بخوشی خاطر خرچ کیا‘‘۔

فرماتے ہیں:’’ پس خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت تین قسم پر منقسم تھی، پہلی یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے اور انسانی آداب اور حواس ان کو عطا کئے جائیں۔ اور دوسری یہ کہ انسانیت سے ترقی دے کر اخلاق کاملہ کے درجہ تک ان کو پہنچایا جائے۔ اور تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے ان کو اٹھا کر محبت الٰہی کے مرتبے تک پہنچایا جائے اور یہ کہ قرب اور رضا اور معیت اور فنا اور محویت کے مقام ان کو عطا ہوں‘‘۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش ہو، اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش ہو، اس کا ساتھ دینے کی کوشش ہو اور اس کی تلاش میں اور اس کی رضا جوئی کے لئے اپنے آپ کو فنا کرنے والے ہوں، ایسا ان کو مقام عطا ہوا۔’’ یعنی وہ مقام جس میں وجود اور اختیار کا نشان باقی نہیں رہتا اور خدا اکیلا باقی رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ اس عالم کے فنا کے بعد اپنی ذات قہار کے ساتھ باقی رہے گا‘‘۔

(نجم الہدیٰ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 28 تا 35 جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ آنحضرت ﷺ کے اس مقام اور قوت قدسیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:’’ نبی کریم ﷺ کی قوت قدسیہ اور انفاس طیبہ اور جذب الی اللہ کی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی زبردست قوتیں آپ کو عطا کی گئی تھیں جو ایسا پاک اور جاں نثار گروہ اکٹھا کر لیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے جو جاہل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یونہی لوگ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ جب تک ایک قوت جذب اور کشش کی نہ ہو کبھی ممکن نہیں ہے کہ لوگ جمع ہو سکیں۔ میرا مذہب یہ ہے کہ آپ کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قوت جذب بہت زبردست تھی اور پھر آپؐ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپ نے کھینچا ان کو پاک صاف کر دیا اور اس کے ساتھ آپ کی تعلیم ایسی سادہ اور صاف تھی کہ اس میں کسی قسم کے گورکھ دھندے اور معمے تثلیث کی طرح نہیں ہیں‘‘۔ لکھتے ہیں کہ’’ چنانچہ نپولین کی بابت لکھا ہے کہ وہ مسلمان تھا اور کہا کرتا تھا کہ اسلام بہت ہی سیدھا سادہ مذہب ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 60 جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’ دنیا میں کروڑ ہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57) اُن قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن کریم میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم اُن نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ السَّلَام اور دوسرے انبیاء۔ سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا‘‘۔ یعنی ان نبیوں کی سچائی ہم پہ مشتبہ ہوتی واضح نہ ہوتی، شک میں رہتے۔ ’’ کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں۔ کیونکہ اب ان کا نام ونشان نہیں ہے بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب نہ ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں‘‘۔ یعنی صرف باتیں ہی نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں یہ سمجھتے ہیں، واضح ہو گیا ہے۔ عملاً دیکھ لیا ہے۔ ’’ کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے۔‘‘ کہ اللہ تعالیٰ سے جو بات ہے، اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور سناتا ہے وہ کیا چیز ہے ’’ اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ کسی نے شعر یہ بہت ہی اچھا کہا ہے۔

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے روحِ قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج‘‘۔ روح کے لئے اس کی اسی طرح اہمیت ہے، وہ سورج کی روشنی دیتا ہے جس طرح جسم کی پرورش کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورج کو بنایا ہوا ہے۔ ’’ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا، نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصے کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے، کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور ان کے اندر داخل ہو‘‘۔ (چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301-303)

پس آج ہمیں آنحضرت ﷺ نے جہاں پرانے انبیاء کے مقام سے بھی روشن کروایا ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی پانے والے اور ہمیشہ زندہ رہنے والی تعلیم اور شریعت آپ ﷺ کی ہی ہے جن کی قوت قدسی کا فیضان آج بھی جاری ہے اور آپؐ کے عاشق صادق نے آج اسی قوت قدسی سے حصہ پا کر ہمیں وہ راستے دکھائے ہیں جن پر چل کر ہمیں خدائے واحد و یگانہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے مقام اور قرآن کریم کے مقام کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’ خاتم النبییّن کا لفظ جو آنحضرت ﷺ پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں‘‘۔ وہ ایسی کتاب ہے جس کے اندر ساری دنیا کے کمالات موجود ہیں، تمام دنیا کا علم اس میں موجود ہے اور یہی اس کی خاتم ہونے کی نشانی ہے ’’ اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔ کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے، اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہو گا، اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبے پر واقع ہوا ہے، جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے‘‘۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کے جو معجزات ہیں وہ قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ اس کے بعد اب اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ دکھانے والی۔ یا ان کے بارے میں بتانے والی کتاب نہیں ہے۔ اور نہ علم سے پُر۔ پھر فرماتے ہیں:’’ آپ خاتم النبییّن ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 26جدید ایڈیشن)

پھر آنحضرت ﷺ کے مقام اور تاثیر قدسی کے بارے میں آج کل کے مولویوں کے خیالات کا ردّ کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ:’’ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں آج کل کے مولویوں کا ردّ ہے جو یہ مانتے ہیں کہ سب روحانی فیوض اور برکات ختم ہو گئے ہیں اور کسی کی محنت اور مجاہدہ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور ان برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں ملتا جو پہلے منعم علیہ گروہ کو ملتا ہے۔ یہ لوگ قرآن شریف کے فیوض کو اب گویا بے اثر مانتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی تاثیرات قدسی کے قائل نہیں۔ کیونکہ اگر اب ایک بھی آدمی اس قسم کا نہیں ہو سکتا جو منعم علیہ گروہ کے رنگ میں رنگین ہو سکے تو پھر اس دعا کے مانگنے سے فائدہ کیا ہوا۔ مگر نہیں یہ ان لوگوں کی غلطی اور سخت غلطی ہے جو ایسا یقین کر بیٹھے ہیں، خدا تعالیٰ کے فیوض و برکات کا دروازہ اب بھی اسی طرح کھلا ہے لیکن وہ سارے فیوض اور برکات محض آنحضرت ﷺ کی اتباع سے ملتے ہیں اور اگر کوئی آنحضرت ﷺ کی اتباع کے بغیر یہ دعویٰ کرے کہ وہ روحانی برکات اور سماوی انوار سے حصہ پاتا ہے تو ایسا شخص جھوٹا اور کذّاب ہے۔............‘‘

پھر آپؑ فرماتے ہیں:’’ .... یہ جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فرمایا اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (الکوثر: 2) یہ اس وقت کی بات ہے کہ ایک کافر نے کہا کہ آپ کی اولاد نہیں ہے۔ معلوم نہیں اس نے اَبْتَر کا لفظ بولا تھا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ (الکوثر:4)۔ تیرا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔ روحانی طور پر لوگ آئیں گے وہ آپؐ ہی کی اولاد سمجھے جائیں گے اور آپؐ کے علوم و برکات کے وارث ہوں گے اور اس سے حصہ پائیں گے۔ اس آیت کو مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب:41) کے ساتھ ملا کر پڑھو تو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کی روحانی اولاد بھی نہیں تھی پھر معاذ اللہ آپؐ ابتر ٹھہرتے ہیں۔ جو آپ کے اعداء کے لئے ہے‘‘۔ آپ کے دشمنوں کے لئے۔ ’’ اور اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (الکوثر:2) سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو روحانی اولاد کثیر دی گئی ہے۔ پس اگر ہم یہ اعتقاد نہ رکھیں کہ کثرت کے ساتھ آپ کی روحانی اولاد ہوئی ہے تو اس پیشگوئی کے بھی منکر ٹھہریں گے۔ اس لئے ہر حالت میں ایک سچے مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا اور ماننا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کی تاثیرات قدسی ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں‘‘، ہمیشہ کے لئے ہیں۔ ’’ جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں۔ چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے‘‘۔ یعنی جماعت احمدیہ کا سلسلہ قائم کیا ہے ’’ اور اب وہی آیات و برکات ظاہر ہو رہے ہیں جو اس وقت ہو رہے تھے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 38-39 جدید ایڈیشن)

کاش کہ یہ مخالفین عقل کریں اور سمجھیں کہ اسلام کی خدمت، قرآن کی خدمت اور آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کا دعویٰ تبھی سچ ثابت ہو گا جب مسیح و مہدی اور روح القدس سے تائید یافتہ کی جماعت میں شامل ہوں گے۔ ان کو کچھ خوف کرنا چاہئے۔ آج کل پھر مخالفت میں، خاص طور پر مسلمان ملکوں میں اور دوسرے ملکوں میں بھی بعض جگہ جہاں ان کا زور چلتا ہے خوب مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں، بجائے اس کے کہ لوگوں کے، عوام کے، کم علم لوگوں کے جذبات کو انگیخت کریں جس سے معاشرے میں نفرتوں کے بیج کے علاوہ کچھ نہیں بو رہے۔ وہ جو امن قائم کرنے کے لئے آیا تھا، جس نے روح القدس سے حصہ پاتے ہوئے جانوروں کو انسان بنایا تھا یہ دوبارہ اس کی طرف منسوب ہوتے ہوئے انسانوں کو جانور بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ مسیح و مہدی کو مان کر اس عظیم شارع نبی جو خاتم النبییّن

بھی ہے کہ قوت قدسی سے فیض اٹھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں، پیچھے ہی رہ گئے ہیں“ یعنی وہ معجزے اور غیر معمولی باتیں جو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے وہ اب نہیں رہے۔ ”مگر یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی ہے۔ وہ خود چونکہ ان کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت ﷺ کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں محروم ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان پر حملہ کرتے ہیں“۔ ختم نبوت کے جو نعرے لگاتے ہیں۔ فرمایا: ”یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ ﷺ کی ہتک کرنے والے پیدا ہو گئے تھے مجھے بھیجا ہے تا کہ مَیں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانے میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں“۔ فرمایا: ”اور لاکھوں انسان گواہ ہیں کہ انہوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے اور صدہا ایسے ہیں جنہوں نے خود ان برکات و فیوض سے حصہ پایا ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ایسا بیّن اور روشن ثبوت ہے کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا جو میں دکھا سکتا ہوں۔ جس طرح پر یہ قاعدہ ہے کہ وہی طبیب حاذق اور دانا سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ مریض اچھے کرے اسی طرح انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام سے وہی افضل ہوگا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھ کر کرنے والا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 526 تا 527 جدید ایڈیشن)

پس آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کا فیض آج بھی جاری ہے اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ روح القدس کی تائیدات کے نظارے ہم دیکھتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور زندہ اور قدوس خدا کے جلوے ہیں جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ اَنَا اللّٰہُ ذُوالْمِنَنْ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ یعنی مَیں اللہ بہت احسان کرنے والا ہوں مَیں یقیناً اپنے رسول کی مدد کے لئے کھڑا ہوں گا۔ پس یہ سلوک اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ آج بھی چل رہا ہے۔ روح القدس کے ساتھ تائیدات کا فیض آج بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہی سلوک ہیں جس نے آخرین کو اوّلین کے ساتھ ملایا ہوا ہے جو روح القدس کے اس جاری چشمے سے اس زمانے میں بھی اعمال صالحہ بجالانے والے مومنین کو سیراب کرتا ہے، جو اپنی قدوسیت کے جلووں سے اس زمانے کے لوگوں کو بھی فیض پہنچاتا ہے۔

اس زمانے میں بھی آنحضرت ﷺ کے جاری فیض سے خدا تعالیٰ آپؐ کے عاشق صادق کی جماعت کو فیضیاب کر رہا ہے جس کے نظارے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی ہم دیکھتے ہیں۔ ہر احمدی بلکہ مَیں کہوں گا کہ بعض غیروں نے بھی ایک بار پھر، چند سال پہلے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں کو پاک کرتے ہوئے اپنے پاک نبی ﷺ جو سب سے زیادہ روح القدس سے فیض یافتہ ہیں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے آپ کے ایک ایک لفظ کو پورا کرتے ہوئے [آپ کے غلام صادق کے الفاظ کو سچ کر دکھاتے ہوئے [قدرت ثانیہ کی برکت سے حصہ دینے کے لئے مومنین کے دلوں کو صرف اور صرف ایک دعا اور پاک خواہش سے بھر دیا کہ اے خدا ہمیں اکیلا نہ چھوڑنا اور خلافت کے نظام کو ہم میں ہمیشہ جاری رکھنا۔ ہر مومن نے اپنے دل کی عجیب کیفیت دیکھی۔ وہ کیا تھی، وہ کیفیت یقیناً خدائے قدوس اور اس کے رسول ﷺ کی قوت قدسی کا اس زمانے میں اظہار تھا جس نے ان دنوں میں ہر دل کو پاک صاف کیا ہوا تھا۔ بعض کو اس قدوس خدا نے رؤیا سے نواز کر دلوں کو تسلی اور دلوں کو پاک کرنے کے سامان بھی کئے۔ اور پھر دنیا نے دیکھا کہ خلیفۂ وقت کے لئے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے محبت بھر دی اور خلیفۂ وقت کے دل میں بھی ہمیشہ کی طرح لوگوں کے لئے محبت بھر دی۔ ایک شخص جو جماعت کی اکثریت کیا بلکہ بہت تھوڑی تعداد کو جاننے والا تھا اس کے لئے جماعت کے ہر فرد کو عزیز ترین بنا دیا۔ وہ محبت کے جذبات ابھرے جو سوچے بھی نہیں جا سکتے تھے۔ جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہمیشہ رہے ہیں اور رہیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس اس زندہ نبی آنحضرت ﷺ کے فیض ہی ہیں جو ہر آن، ہر لمحہ ہمارے ایمانوں کو بڑھاتے ہیں۔ یہ نظارے جماعت انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ دیکھتی رہے گی۔ لیکن اس سے فیض پانے کے لئے ہمیں ہمیشہ اپنے دلوں کو اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق پاک صاف رکھنا ہوگا تا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدوسیت سے فیض پاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا۔

مَیں ایک دعا کا اعلان کرنا چاہتا تھا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور امیر مقامی قادیان ہیں وہ گزشتہ دو دنوں سے بڑے شدید علیل ہیں، انتہائی تشویشناک حالت ہے اور دل کا ان کو بڑا شدید دورہ ہوا ہے۔ ان کی حالت پر ڈاکٹرز ابھی تک فکرمند ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے، صحت سے نوازے، بڑی قربانی کرنے والے وجود ہیں۔

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد | شہروز | مسرور

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

قرآن مجید کی پیشگوئی

’’اگر مسلمان عبادی الصّٰلِحُوْن کا مصداق بن جائیں تو ضرور ایک دن وہ فلسطین پر غالب آجائیں گے‘‘

(محمد یوسف انور مدرس جامعہ احمدیہ قادیان)

اس سے پہلے ہم کئی بار مظلوم فلسطینی عوام کے بارے میں اُن پر ہو رہے ظلم وستم اور زیادتی کا تذکرہ کر چکے ہیں کہ اسرائیل کی حکومت بلاوجہ معصوم فلسطینی عوام کو آئے دن بمباری کر کے اُنہیں موت کے گھاٹ اُتار رہی ہے اور چُن چُن کر ان کے لیڈروں اور نوجوانوں کو فلسطین کی حدود میں داخل ہو کر گرفتار کر کے اُنہیں صعوبت خانوں میں بند کر کے تشدّد کا نشانہ بناتی ہے۔

مگر ہمیں سب سے زیادہ افسوس اب اس بات کا ہے کہ فلسطین کے اندرونی حالات اس وقت بہت ابتر ہیں فلسطین کے دو اہم اور بڑے گروپ حماس اور الفتح ایک دوسرے سے برسرِ پیکار نظر آتے ہیں اور دونوں کے بندوق بردار حمایتی ایک دوسرے پر لگاتار حملے کرتے آرہے ہیں جس کی وجہ سے دونوں طرف کافی مالی وجانی نقصان ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں کے مابین اتفاق اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کی معصوم عوام دونوں طرف کے ظلم وستم کی چکّی میں پِس رہی ہے۔

عرب ممالک اور OIC نے ان دونوں کے مابین کئی مرتبہ سمجھوتہ اور صلح کرانے کی کوشش کی مگر کامیابی نہیں ملی اب پچھلے دنوں مکّہ مکرمہ میں دونوں کے نمائندوں نے سعودی عرب کے بادشاہ کے سامنے ایک نیا سمجھوتہ کیا اور اُس پر دستخط بھی کئے اور کافی اس کی چرچا بھی ہوئی مگر افسوس کہ مکہ مکرمہ والا سمجھوتہ بھی کامیاب نہ ہو سکا اور دونوں میں ایک بار پھر شدید اختلاف پیدا ہو گیا آخر اس کی کیا وجوہات ہیں اور پس پردہ کیا حقیقت ہے۔ کیوں آپس میں اتفاق قائم نہیں ہو سکتا ہے۔

جبکہ قرآن مجید میں صاف یہ تعلیم ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا۔ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو اور پراگندہ مت ہو۔ اس پاکیزہ تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں میں افتراق کیوں ہے باوجود اس کے کہ بین الاقوامی اسلامی برادری اس سلسلہ میں کافی زور لگا چکی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً اس سلسلے میں کانفرنسیں اور میٹنگس کی جاتی ہیں۔ مگر ہنوز اختلافات ویسے ہی ہیں۔ میڈیا کی خبر کے مطابق صدر محمود عباس نے امریکہ اور اسرائیل سے ایسا کچھ سمجھوتہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کریں گے اور وہ (اسرائیل وامریکہ) فلسطین سٹیٹ کو تسلیم کریں گے جبکہ حماس اس کے سخت مخالف ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو ایسی صورت میں فلسطینیوں کی گئی قربانیاں سب رائیگاں گئیں۔

کاش! مسلمان دنیا پر نظر ڈالتے اور خوب غور کرتے کہ دنیا میں اس قرآن مجید کی سنہری تعلیم پر کونسی جماعت عمل پیرا ہے جو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہے اور ایک امام کی اطاعت کر کے ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے نظر آتی ہے۔ ہاں وہ جماعت جماعت احمدیہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اس قرآنی پیشگوئی کے سلسلہ میں ایمان افروز بیان۔ تفسیر کبیر و تفسیر صغیر کا ایک ایک ورق

جون ۶۷ء المیۂ فلسطین سے تمام عالم اسلام خونبار ہے۔ بہتوں پر مایوسی طاری ہو رہی ہے، بلاشبہ یہ سانحۂ اسلامی تاریخ کا ایک المناک ترین سانحہ ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے اور اس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے۔ دنیوی اقتدار کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ’’ارض مقدس فلسطین کے بارے میں قرآن مجید نے ایک خاص پیشگوئی فرمائی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنی تفاسیر کبیر وصغیر میں مسلمانوں کو یقین بھرے دل سے قرآنی پیغام پہنچا دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان آخر کار ارضِ مقدسہ پر غالب آئیں گے اور ان کا یہ غلبہ قیامت تک رہے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ ان میں صلاحیت پیدا ہو اور وہ ارشاد خداوندی عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ کا مصداق بن جائیں۔

پہلے ہم ذیل میں تفسیر کبیر سے سورۃ الانبیاء کی تفسیر کا ایک ورق درج کرتے ہیں اور پھر اسی حصہ کا مختصر تفسیری نوٹ تفسیر صغیر سے درج کرتے ہیں۔

تفسیر کبیر کا ایک ورق

’’وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ۔ کہ ہم نے زبور میں کچھ شرائط بیان کرنے کے بعد یہ بات لکھ چھوڑی ہے کہ ارض مقدس کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے اس میں عبادت گذار بندوں کے لئے ایک پیغام ہے۔ اور ہم نے تجھ کو ساری دنیا کی طرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بائبل میں جو یہ پیشگوئی تھی کہ صرف خدا کے نیک بندے ارض مقدس میں رہیں گے۔ اسی سے کوئی اس وقت دھوکہ نہ کھائے جب کہ بنی اسرائیل اس ملک پر غالب آجائیں گے۔

کیونکہ اس پیشگوئی میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اگر کوئی وقفہ پڑا تو پھر خدا کے بندے اس ملک پر غالب آجائیں گے۔ اس لئے فرماتا ہے کہ عبادت گذار بندوں کے لئے اس ملک میں ایک پیغام ہے۔ یعنی مسلمانوں کو تو ہوشیار کر دے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ پھر بنی اسرائیل اس پر قابض ہو جائیں گے۔ اس لئے یہاں عٰبدین کا لفظ داؤدؑ کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا اور بتایا کہ میرے بندوں کو کہہ دے کہ ہوشیار ہو جاؤ۔

اگر کسی وقت تم نے میرے عباد بننے میں کمزوری دکھائی تو پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو اس ملک میں واپس لے آئے گا۔ لیکن مسلمانوں کو چاہئے کہ پھر عبادت گزار بن جائیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ پھر غالب آجائیں گے۔ اور اُن کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رسول کریم صلعم سب زمانوں کے لئے رحمت ہیں اور رسول کریمؐ کا زمانہ اُس وقت تک ختم نہیں ہو جاتا جب بنی اسرائیل فلسطین پر قابض ہوں بلکہ اس کے بعد بھی وہ زمانہ ہے جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہیں۔ پس مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ جب دوبارہ رحمتِ الٰہی جوش میں آجائے گی مسلمان دوبارہ فلسطین پر غالب آجائیں گے...... باقی رہا یہ کہ پھر عَبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ کے ہاتھ میں کس طرح رہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ عارضی طور پر قبضہ پہلے بھی دو دفعہ نکل چکا ہے اور عارضیطور پر اب بھی نکلا ہے اور جب ہم کہتے ہیں عارضی طور پر تو لازماً اس کے معنی یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے اور لازماً اس کے معنی یہ ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے اور لازماً اس کے معنی ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو یو این او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جار ہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں۔

دیکھو حدیثوں میں یہ بھی پیشگوئی آتی ہے۔ حدیثوں میں ذکر ہے کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا اور یہودی اس سے بھاگ کر پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے اور جب کوئی مسلمان سپاہی کسی پتھر کے پاس سے گذرے گا تو وہ پتھر کہے گا کہ اے مسلمان خدا کے سپاہی میرے پیچھے ایک یہودی کافر چھپا ہوا ہے اس کو مار۔

جب رسول کریم صلعم نے یہ بات فرمائی تھی اُس وقت کسی یہودی کا فلسطین میں نام ونشان بھی نہیں تھا۔ پس اس حدیث سے صاف پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلعم پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں یہودی اس ملک پر قابض ہوں گے مگر پھر خدا مسلمانوں کو غلبہ دے گا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے اور یہودیوں کو چُن چُن کر چٹانوں کے پیچھے ماریں گے۔ پس عارضی میں اس لئے کہتا ہوں کہ اِنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ کا حکم موجود ہے۔

مستقل طور پر تو فلسطین عبادی الصّٰلِحُوْن کے ہاتھ میں رہنی ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصّٰلِحُوْنَ محمد رسول اللہ صلعم کی اُمّت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۵۷۶)

تفسیر صغیر کا ایک ورق

اِنَّ فِي هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ۔ اس مضمون میں ایک پیغام ہے اس قوم کے لئے جو عبادت گذار ہے۔

یعنی مسلمانوں کو اس سے سبق لینا چاہئے۔ اگر فلسطین چاہتے ہیں تو نیک بنیں۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ ’’اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا۔‘‘

یعنی بے شک آخری ایّام میں ایک دفعہ یہودی فلسطین پر قابض ہو جائیں گے مگر مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کا نبی رحمت ہو کر آیا ہے اس کے ساتھ تعلق اُن کو گھاٹے میں نہیں ڈالے گا۔

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ۔ ’’اور میں نہیں جانتا کہ وہ (بات جو اُوپر بیان ہوئی ہے) شاید تمہارے لئے ایک آزمائش ہے اور اِس سے ایک عرصہ تک تمہیں فائدہ پہنچانا مدّ نظر ہے۔ (یا ہمیشہ کے لئے)‘‘

یعنی پھر کبھی یہود فلسطین میں داخل نہ ہوں گے۔

قَالَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ۔ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔ (اس وحی کے آنے پر محمد رسول اللہ صلعم نے) فرمایا اے رب! تو حق کے مطابق فیصلہ کر دے اور ہمارا رب تو رحمٰن ہے۔ (اے کافرو) جو تم باتیں کرتے ہو اُن کے خلاف اُسی سے مدد مانگنی چاہئے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلعم کی زبان سے مسلمانوں کے لئے پہلے ہی دُعا کروادی ہے کہ خدا تعالیٰ فلسطین ان کو دے دے اور ان کی صداقت ثابت کر دے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم کی دُعا کبھی ردّ نہیں ہوگی اور دنیا اس کا قبول ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ نہ روس اسرائیل کو فائدہ دے گا نہ امریکہ‘‘۔ (تفسیر صغیر صفحہ ۴۲۱ حاشیہ)

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

صوبہ کیرالہ کی سیر

.... (عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن) ....

فروری ۲۰۰۵ء میں خاکسار کو آخر کار 10 دن کیلئے کیرلہ جانے کا موقعہ ملا قادیان سے دہلی ریل گاڑی سے اور پھر دہلی سے تین گھنٹے کی فلائٹ نے مجھے کیرالہ کے شہر کالی کٹ پہنچا دیا۔ راستہ میں کچھ وقفہ کیلئے ہوائی جہاز بمبئی بھی ٹھہرا۔ کالی کٹ ایئر پورٹ پر جب خاکسار اترا تو مکرم محترم مولوی محمد عمر صاحب مربی سلسلہ لینے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ ہوائی جہاز سے اترتے وقت نزدیک سے صوبہ کا ایک طائرانہ نظارہ بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ تو واقعی یہ ایک بہت ہی دلکش منظر تھا ہر طرف درخت ہی درخت تھے۔ اس قدر درخت اور سبزہ کا میرے لئے ہندوستان میں دیکھنا ایک غیر معمولی بات تھی۔ تو دوستو کا اس صوبہ کو ہندوستان کا سوئزرلینڈ کہنا کسی حد تک ٹھیک ہی معلوم ہوتا ہے۔

ابتدائی دور میں واسکوڈی گاما یہاں آکر آباد ہوئے۔ یہیں ان کی وفات ہوئی ایک بڑے چرچ میں انکو دفنایا گیا۔ جو کہ آج کل غیر ملکی Visitor کیلئے خاص دلچسپی کا مقام ہے۔ ان کے یہاں آنے سے اس علاقہ میں عیسائیت کا آغاز ہوا۔ مسلمان بھی تقریباً اسی دور میں یہاں آکر آباد ہوئے۔ یہ علاقہ ہندوستان کے جنوب میں سمندر کے کنارے پر واقعہ ہے۔ نومبر 1956 میں کیرالہ کو ہندوستان کا ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا گیا۔ یہاں کی مشہور پیداوار چائے۔ ربڑ۔ الائچی۔ کافی، کیش منٹ اور ناریل ہیں۔ کیرالہ کی Beaches خوبصورتی کے لحاظ سے ایک خاص مقام کی حامل ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ یورپ میں Beaches پر ریت ہونے کی وجہ سے سطح زمین بہت نرم ہوتی ہے۔ اور آپ کے پاؤں چلتے وقت ان میں دھنس جاتے ہیں۔ جلدی چلنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ لیکن کیرالہ کی Beaches پر میں نے ایک خاص بات دیکھی کہ سمندر کے کناروں تک زمین اس قدر سخت تھی کہ ہم گاڑی میں بیٹھ کر سمندر کے کنارے کے ساتھ ساتھ گاڑی چلا کر کافی دور تک قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ خاص خصوصیت صرف کیرالہ کی Beaches کو ہی حاصل ہے۔ Beaches کی صفائی کا پہلو اکثر ممالک میں مسائل سے دوچار ہوتا ہے لیکن کیرالہ میں Beaches کی صفائی کا معیار بھی بہت ہی اچھا دیکھنے میں آیا۔ اس صوبہ کا رقبہ تقریباً 39 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ سو فیصد لوگ پڑھے لکھے ہیں یہ ایک خاص امتیاز ہے۔ جو میرے خیال کے مطابق دنیا میں صرف اور صرف کیرالہ کا طرہ امتیاز ہے۔ ورنہ دیکھا گیا ہے کہ یورپین ممالک میں بھی پانچ دس فیصد لوگ لکھ پڑھ نہیں سکتے۔ باوجود اس کے کہ ان ممالک میں ایک خاص عمر تک سکول میں جانا لازمی ہوتا ہے۔

آبادی کے لحاظ سے یہاں 50 فیصد ہندو ہیں۔ 25 فیصد عیسائی اور 25 فیصد مسلمان۔ پڑھے لکھے ہونے کی وجہ سے مختلف مذہبوں میں مذہبی تناؤ نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ہر بڑے شہر میں مسجد۔ مندر اور چرچ ساتھ ساتھ تعمیر کئے ہوئے ہیں۔

ہر مذہب کے لوگ اپنی اپنی روایات کے مطابق اپنی اپنی عبادت گاہوں میں آتے جاتے ہیں۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ برادرانہ ماحول میں رہتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہے ہیں۔ عجب بات جو دیکھنے میں آئی کہ کیرالہ ہندوستان کا ایک اہم صوبہ ہے اور سکھ مذہب کے لوگ ہندوستان کے ہر حصہ میں دیکھے جاتے ہیں لیکن مجھے 10 جون کے دوران ایک بھی سکھ مذہب کا پیروکار دیکھنے میں نہیں آیا۔ پوچھنے پر بھی اس کی کوئی وجہ نہ بتا سکا۔ لیکن عجیب محسوس ہوا کہ ہندوستان میں رہتے ہوئے بھی یہاں کوئی سکھ باشندہ دیکھنے تک کو نہیں ملا۔

کیرلہ ہندوستان کا ایک اہم صوبہ ہے آپ سن کر حیران ہوں گے کہ یہاں پہنچ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کسی غیر ایشیائی ملک میں آگئے ہیں اگر آپ کو عام ہندوستانی غذا کھانے کی عادت ہے تو وہ کھانے آپ کو یہاں نہیں ملیں گے۔ دال روٹی اور آلو گوشت یہاں رہنے کے دوران بھول جائیں۔ یہاں کھانے میں چاول اور ناریل کا استعمال حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ صبح کے ناشتہ میں آپ کو ابلے ہوئے چاول کو پیس کر اس کے بنائے ہوئے کوفتے جن کے اوپر چینی ڈال کر کھایا جاتا ہے۔ مچھلی کا شوربا اور پھر چاول کو پیس کر اس کی چپاتی۔ اکثر چاول کے ساتھ کیلا ملا کر بھی کھایا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ کیلے کو چھلکے کے ساتھ ابال کر کھانے کی میز پر رکھا ہوتا ہے۔ یہ سب اشیاء آپ کو دوپہر اور شام کے کھانے کے ساتھ پیش کی جائیں گی۔ کھانے کے کمرہ میں ایک washbasin ضرور ہوتا ہے وہاں آپ ہاتھ دھو کر کھانے کی میز پر بیٹھیں۔ کھانا یہاں ہاتھ سے کھایا جاتا ہے چمچے کا استعمال دیکھنے میں نہیں آیا۔ اگر آپ کو چمچے کے ساتھ کھانے کی عادت ہے تو آپ کو خاص طور پر مانگنا پڑے گا۔

کھانے کے اختتام پر آپ کو پھر ہاتھ دھونے ہوں گے۔ پہلے پہلے تو مجھے ہاتھ سے کھانے میں ہچکچاہٹ لگتی تھی۔ لیکن دو تین دن کے بعد پھر عادت پڑ گئی۔ میرا خیال ہے کہ یہ اچھی عادت ہے ہاتھ آپ کے ہر وقت صاف رہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بڑی بڑی دعوتوں میں بھی چاول کے ساتھ چمچے کا استعمال نہیں کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ چاولوں کو ہاتھ سے کھانے کا جو مزا آتا ہے وہ چمچے کے استعمال میں نہیں۔

دوسرے پینے کیلئے گرم پانی کا استعمال زیادہ ہے۔ کھانے کی میز پر ہے۔ سادہ پانی اور نیم گرم پانی دونوں رکھے جاتے ہیں۔ لوکل باشندے زیادہ تر نیم گرم استعمال کو ترجیح دیتے ہیں۔ پہلے پہلے مجھے تو گرم پانی کے استعمال میں مشکل پیش آئی لیکن اس وزٹ کے بعد میں نے تو مسلسل طور پر کھانے کے ساتھ نیم گرم پانی کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک تو نیم گرم پانی زیادہ پیا جاسکتا ہے دوسرے ہم جو گھی والے کھانے کھاتے ہیں اس سے گلے میں گریس لگ جاتی ہے لیکن بعد میں نیم گرم پانی پینے سے گلے کی فوری طور پر صفائی ہو جاتی ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ طبعی طور پر بھی گرم پانی کے استعمال میں بہت فائدے ہیں۔

موسم Tropical نوعیت کا ہے۔ اس لئے غسلخانوں میں گرم پانی کی سہولت کو ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اگر آپ کو صبح گرم پانی کے استعمال کی عادت ہے تو اس کے لئے آپ کو پہلے سے بتانا ہوگا۔ عام لوگ معمول کے پانی کے ساتھ غسل لینے کے عادی ہیں۔

گھروں میں داخلہ سے پہلے عام طور پر ایک چھوٹا سا برآمدہ ہوتا ہے جہاں آپ کو گھر میں داخل ہونے سے پہلے جوتے اتارنے ہوں گے۔ گھر کے اندر ننگے پاؤں پھرنے کا رواج ہے۔ فرشوں پر ماربل یا Glaze Tiles ہوتی ہیں صفائی کا معیار اوّل درجہ کا ہوتا ہے۔ مٹی یا گرد کا نام ونشان بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ غلسخانوں میں جانے کیلئے اندر سلیپر رکھے ہوتے ہیں جو غسلخانے کے استعمال کے بعد اندر چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ موسم عام طور پر گرم ہوتا ہے۔ اس لئے ننگے پاؤں اندر چلنے سے بڑی راحت ملتی ہے۔ یاد رکھیں آپ کو اپنے پاؤں ہر وقت صاف رکھنے ہوں گے۔

عورتیں زیادہ تر ساڑھی کا استعمال کرتی ہیں۔ شلوار کا استعمال مسلمان عورتوں تک محدود ہے۔ خاکسار نے تو سارا وقت شلوار قمیص میں گزارا تو میں نے دیکھا ہر کوئی بازاروں میں خاکسار کی طرف بار بار دیکھتا۔ جب میں نے اپنے میزبان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہاں مرد شلوار قمیض نہیں پہنتے اور اگر کسی کو دیکھ لیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ یا تو پاکستانی ہے یا افغانستان سے آیا ہے۔ روایتی مرد لوگ آدھی ٹانگوں تک دھوتی کا استعمال کرتے ہیں جیسے دھوتی کو گھٹنوں تک اوپر کر کے پانی کا نالہ یا دریا وغیرہ پار کیا جاتا ہے۔ مجھے یہ عجیب بات لگتی تھی کہ پڑھے لکھے لوگ بغیر کسی وجہ سے دھوتی کو آدھی ٹانگوں تک فولڈ کئے ہوتے ہیں۔

کیونکہ Literacy Rate سو فیصد ہے اس لئے صبح کے وقت ہر گھر میں ایک دو اخبار آپ کو ملیں گے۔ ایئر پورٹ پر بھی دیکھا گیا کہ Departure Lounge میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر عام مسافروں کیلئے دو چار قسم کے اخبارات پڑھنے کیلئے رکھے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ اپنی لوکل زبان میں ہی بات کرنا پسند کرتے ہیں البتہ اگر آپ انگریزی بولتے ہیں تو کام چل جاتا ہے۔ دوسرے یورپین ممالک کی طرح دونوں میاں بیوی کام کرتے ہیں۔ اس لئے معاشی حالت بہتر ہیں۔ دوسرے اس علاقہ سے نوجوان لوگ زیادہ تر Middle East اور یورپین ممالک میں کام کرنے کیلئے جاتے ہیں اور کافی رقم واپس لیکر اس صوبہ میں Invest کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ساحلی علاقے یورپین سٹائل پر بہت اونچی اونچی عمارات تعمیر ہو رہی ہیں لوگوں کے معاشی پہلو بہتر ہونے سے منفی پہلو بھی دیکھنے میں آیا ہے لوگ اپنی گھریلو زندگی سے مطمئن نہیں جس کی وجہ سے طلاق کی شرح بہت اونچی ہے۔ لوگ زندگی کے مایوس حالات کے پیش نظر خودکشی کر لیتے ہیں کہا جاتا ہے کہ کیرالہ میں ہر 15 منٹ کے بعد ایک خودکشی کی واردات ہوتی ہے۔ اس لئے اس صوبہ کو ہندوستان کا خودکشی کا دارالخلافہ بھی کہا جاتا ہے۔

کیرالہ کے صوبہ کو چلانے کیلئے اسکو 14 حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے لیکن جماعتی لحاظ سے اس کے ٦ زون ہیں اور ہر زون کا ایک امیر ہے۔ جو مرکز (قادیان) کے انڈر ہے جماعت احمدیہ کی تعداد کیرالہ میں بارہ ہزار کے قریب ہے ہر زون میں ایک اعلیٰ معیار کی مسجد موجود ہے۔ ان مساجد میں مجھے وضو کرنے کا نظام بہت پسند آیا۔ وضو والی جگہ پر آپ کے سامنے تقریباً ۳ فٹ اونچی دیوار بنی ہوتی ہے پانی والی ٹوٹی اس کے پیچھے ایک فٹ کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کھڑے ہو کر بغیر پانی کے چھینٹوں کے ڈر سے وضو کر سکتے ہیں پاؤں دھونے کیلئے علیحدہ انتظام ہے۔ اور یہ سارا حصہ Glazed Tiles سے بنایا ہوا ہوتا ہے اور صفائی کا معیار بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔

کیرالہ کی تقریباً ساری جماعتوں میں جانے کی توفیق ملی ایک بڑی خوش کن بات دیکھنے میں آئی کہ چاہے جماعت کتنی بھی چھوٹی کیوں نہ ہو وہاں ایک مربی ضرور مقرر کیا ہوا ہے۔ بہت کم احباب اردو بولتے ہیں لیکن جماعت نے مجھے محسوس ہی نہیں ہونے دیا کہ میں ایک غیر ملک سے آیا ہوں اور اس اعلیٰ اخلاص سے پیش آئے ایسا لگتا تھا کہ میں مدتوں سے اسی جماعت کا فرد ہوں۔ محبت اور پیار کی نہ بھولنے والی یادیں چھوڑیں ہیں۔ جہاں بھی خاکسار گیا نماز کے بعد سب دوست ملے بغیر نہیں جاتے تھے۔ باوجود اس کے کہ اکثر میرے ساتھ زبان نہ جاننے کی وجہ سے بات نہ کر سکتے تھے لیکن ان کے چہروں کی مسکراہٹ میں گہرے اخلاص اور محبت کی روح نمایاں طور پر نظر آ رہی تھی۔

عام مسلمانوں اور عیسائیوں میں سے زیادہ لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں کیونکہ آنے والے خود پڑھ کر پوری تسلی کر کے احمدیت اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کو ہر لحاظ سے اسلامی تعلیم کی واقفیت ہوتی ہے جب ان سے احمدیت کے متعلق بات کی جاتی ہے تو ایسا لگتا ہے کہ شائد یہ پیدائشی احمدی ہیں۔ یہ بہت حوصلہ افزا اور خوشکن امر ہے کہ پچھلے پانچ سال میں احمدیت اسلام قبول کرنے کی رفتار خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے زیادہ ہے اور احمدیوں کو جماعتی لحاظ سے صوبہ میں ایک امتیازی پوزیشن حاصل ہے۔☆

مشہور مستشرق......سرویلئم میور

K.C.S.I, D.C.L Oxford, LL.D of Glasgow and Edinburgh, Phd of Bologna

.................(طارق حیات-پاکستان).................

لفظ استشراق Orientalism اور مستشرق Orientalist اپنے اصطلاحی مفہوم کے اعتبار سے کوئی بہت پرانا لفظ نہیں ہے بلکہ اٹھارویں صدی کے اواخر میں اس کا استعمال شروع ہوا۔ یہ الفاظ شرق، استشراق یا انگریزی میں Orient سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں مشرق، یا مشرقی سمت اور اس سے استشراق یعنی Orientalism ہے جس کے معنی مشرقی خصوصیات، مشرقی طرز واداء، علوم وفنون وغیرہ سے واقفیت اور مہارت اور مستشرق یعنی Orientalist کے معنی ہوئے وہ شخص جو مشرقی زبانوں، علوم وفنون اور تہذیب وثقافت پر عبور رکھتا ہو۔ یعنی ماہر علوم شرقیہ یا ماہر مشرقیات۔

یہ تو اس لفظ کا لغوی اور اصلی اصطلاحی مفہوم ہے لیکن پھر عمومی طور پر مستشرق ان مغربی اور یورپین ''علماء'' اور ''محققین'' کے لئے زیادہ عام ہوتا چلا گیا جنہوں نے اسلام اور بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور تاریخ کی بابت کتب لکھیں۔ مستشرقین کی تاریخ کا جائزہ لیں تو ہمیں آٹھویں صدی کے مستشرقین جر برڈی ارالیاک Gerber Deoraliac (1903-1938)، راجر بیکن 1214-1294 نظر آتے ہیں اور ان سے بھی پہلے مصنف جان آف دمشق 754-700ء کی کتب نظر آتی ہیں۔ ان صاحبان نے اسلام اور بانی اسلام کے متعلق لکھنا شروع کیا اور پھر ان کی تعداد اور تصنیفات میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور یوں ایک رنگ میں صلیبی جنگوں کو قلم کے تیر وتلوار سے جاری رکھا گیا۔ سولھویں صدی عیسوی میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو ایک باقاعدہ اور منظم طریق پر تحریک کی شکل دے دی گئی۔ چنانچہ Guillaism Postel گیلام پوسٹل 1510-1581 فرانسیسی مستشرق نے جو کہ مستشرقین کا بابا آدم شمار ہوتا ہے۔ اس کے لئے بنیادی کردار ادا کیا۔ تب سے لے کر اب تک سینکڑوں کی تعداد میں مستشرقین اپنی ''علمی اور تحقیقی'' تخلیقات کو پیش کرتے رہے اور ایک زمانہ ان کی علمی اور تحقیقی کاوشوں سے مرعوب بھی ہوتا رہا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک دنیا کا دل ان کی تصنیفات سے دکھتا بھی رہا کیونکہ ان کی تحریرات میں انتہائی دل آزار اور نفرت انگیز مواد بھی خوب خوب ہوتا تھا۔ یا شاید ان کا مقصد ہی یہی ہوتا تھا اور یہ مستشرق دراصل ''مستغرق'' ہوتے تھے اس کام میں کہ کون کون سی ایسی دل آزار بات ہوسکتی ہے وہ ہم ڈھونڈ کر لائیں اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کے دلوں کو دکھائیں اور وہ تیر اور نیزے کے زخم جو انہیں صلیبی جنگوں کے میدان میں لگے ہیں ان کا بدلہ ہم اس طرح سے لے سکیں۔ اور ایسے واقعات اور روایات حاصل کرنے کے لئے اوّل تو انہیں کسی ریفرنس یا مستند کتاب کی ضرورت ہی نہ ہوتی تھی اور نہ ہی وہ روایات کسی مستند کتاب میں موجود ہوتی تھیں.....یا تو کسی ضعیف سی روایت پر بنیاد رکھ دی، یا کسی اسرائیلی روایت پر، نہیں تو یار لوگوں نے وہ روایت خود گھڑلی.....جی ہاں قارئین! اس بات پر حیران ہونے کی ضرورت نہیں، یہ جو مغرب کے بڑے بڑے سکالر اور محقق کہلاتے ہیں ان کا ایک بڑا حصہ مستشرقین کا ایسا ہے جو نہ عالم کہلانے کا مستحق تھا اور نہ ''محقق'' اور نہ کوئی انصاف اور اخلاقی اصول وروایات کی پابندی تھی ان کے قلم اور ذہن میں۔ بے سر وپا باتیں وہ انگریزی میں لکھتے اور ہماری بھولی بھالی عوام اور طالب علم انگریزی عبارت کے رُعب میں آکر خاموش ہو جاتے، یا اس زمانے میں چونکہ کتب کی اشاعت نہ ہونے کے برابر تھی، بخاری مسلم کا تو صرف نام ہی سنا تھا۔ لوگ میلوں میل تو صرف بخاری کے چند صفحوں کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے، تو بھلا باقی کتابیں کہاں عام ہوں گی۔ ایسے میں ان صاحبان نے تو طالب علم پر یہ احسان کیا کہ قدیم عربی کتب کو لے کر ان کی اشاعت کا اور ان کے تراجم کا اہتمام کیا لیکن اس احسان کے بدلہ میں پوری.....دنیا سے جو انتقام لیا وہ بہت تکلیف دہ اور دردناک ثابت ہوا۔ بہت سارے ایسے مستشرقین ہیں جنہیں عربی زبان پر عبور تو کیا کوئی قابل ذکر مہارت بھی نہ تھی اور اسلام کے بنیادی اور ابتدائی مآخذ کی طرف رسائی تو شاید کسی کو بھی نہ تھی یا تھی بھی تو ان کا تعصب آڑے آتا تھا اور وہ نظریں چرا لینے پر مجبور تھے۔

بہرحال مستشرقین کا ذکر ہم کریں گے تو ہمیں ان کی بھاری تعداد ان لوگوں کی نظر آتی ہے جو یا تو علمی اعتبار سے بھی کوئی ایسے ماہر اور حاذق نہ تھے اور اگر تھے بھی تو مذہبی تعصب نے ان کو ایسا مجبور کیا کہ وہ علم و تحقیق کے ساتھ ساتھ انصاف اور رواداری کا بھی خون کئے بغیر نہ رہ سکے اور ان کی فہرست بہت طویل ہے مثلاً

فرانسس بیکن 1560-1626 Francis Becon

آندرے داند لوونی Andrea Dandolo Veniee

ارونگ واشنگٹن Irving Washington

لامنس 1862-1937 Lammens, P.h

ڈاکٹر سپرنگر Dr. Sprenger اور سرولیئم میور اور وری وغیرہ ہر چند کہ اسلام کے ''وریوں'' (دشمنوں) کی تفصیل مستشرقین میں بہت زیادہ ہے لیکن کچھ ایسے بھی منصف مزاج اور قدرے معقول مستشرقین بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جنہوں نے اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ مقدس میں خراج تحسین پیش کیا جو کہ ان کی علم دوستی، شرافت اور کسی قدر غیر جانبدارانہ تحقیق کا ایک ثبوت قرار دیا جاسکتا ہے ان میں

1875 John William Draper

1854 Lamartine

1876 R. Bosworth Smith

تھامس کارلائل Carlyle Thomas

جان ڈیون پورٹ John Davenport

منٹگمری W. Montogomery Watt واٹ

اور مارگولیتھ Margolioth. D.S. کے نام قابل ذکر ہیں۔

آج ان میں سے ایک مستشرق ولیئم میور کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے تاکہ قارئین اس کے نام کے ساتھ ساتھ اس کا زمانہ اور مقام اور اس کی کتب کے ناموں سے بھی واقف ہوسکیں اور موقعہ ملے تو اس کی کتب کا خود مطالعہ کرسکیں۔ لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ اس سے پہلے آپ مستند حدیث کی کتب مثلاً بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد وغیرہ اور سیرت کی معروف کتب مثلاً سیرت ابن ہشام، سیرت ابن اسحاق، محمد صلی اللہ علیہ وسلم از ہیکل، سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از شبلی وغیرہ کا مطالعہ کرلیں۔

سرولیئم میور Sir William Muir کی بحیثیت مستشرق شہرت اس کتاب سے ہوئی جو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر لکھی ہے۔ کتاب کا نام ہے۔ The Life of Mahomet یہ کتاب دراصل انہوں نے اس زمانے میں ہندوستان کے مشہور عیسائی مناظر پادری فنڈر Rev. C.G. Fander کی فرمائش پر لکھی۔ یہ پادری صاحب خود بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زہر اُگلنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، میزان الحق انہیں صاحب کی تصنیف ہے۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا ہے۔

''جب پادری فنڈر صاحب نے اپنی کتابیں شائع کیں تو 1859 تا 1860ء کا ذکر ہے کہ مولوی گل علی شاہ صاحب کے پاس جو ہمارے والد صاحب نے خاص ہمارے لئے استاد رکھے ہوئے تھے پڑھا کرتا تھا اور اس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی تو اس کی میزان الحق دیکھنے میں آئی ایک ہندو نے جو میرا ہم مکتب تھا اس کی فارسی دیکھ کر اس کی بڑی تعریف کی۔ میں نے اس کو بہت ملزم کیا اور بتایا کہ اس کتاب میں بجز نجاست کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ تو نری زبان پر جاتا ہے۔''

(الحکم جلد ۵، مورخہ ۳۱/ اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۵-۶ بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۶۴)

موصوف پادری صاحب کی بابت زمانے کے حکم وعدل نے فرمایا:

''اس صدی سے پہلے عیسائی مذہب کا یہ طریق نہ تھا کہ اسلام پر گندے اور ناپاک حملے کرے بلکہ اکثر ان کی تحریریں اور تالیفیں اپنے مذہب تک محدود تھیں قریباً تیرھویں صدی ہجری سے اسلام کی نسبت بدگوئی کا دروازہ کھلا جس کے اوّل بانی ہمارے ملک میں پادری فنڈل صاحب تھے۔'' (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۸)

بہرحال ان صاحب کی فرمائش پر سرولیئم میور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح کی بابت کتاب لکھی، جیسا کہ اوپر نام دیا گیا ہے۔ اس کتاب کے چار حصے ہیں۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن انگلستان میں 1861ء۔ دوسرا 1876ء اور تیسرا 1894ء میں شائع ہوا۔ 1912 میں اس کتاب کا Revised Edition شائع کیا گیا جو 1923ء میں John Grant Edinburgh کے زیر اہتمام شائع ہوا اور تب اس کے صفحات کی تعداد 556 ہوگئی جس میں 75 صفحات تعارف کے مزید شامل کرلئے جائیں تو 631 صفحات ہو جاتے ہیں۔ پہلے مستشرقین کی ڈگر پر چلتے ہوئے بے سروپا روایات کو بھی سرآنکھوں پر جگہ دیتے ہوئے کتاب کو لکھا ہے گو ذرا طرز استدلال مختلف تھا۔ اس کتاب کا جواب سرسیّد احمد خان صاحب نے دینا شروع کیا اور پہلے حصہ کا جواب ''خطبات الاحمدیہ علی العرب والسیرۃ المحمدیہ'' کے نام سے شائع بھی ہوگیا۔ اس کا انگریزی ترجمہ 1870ء میں لندن سے A Series of Essays on the Life of Muhammad کے نام سے طبع ہوا اور اصل اردو کتاب 1887ء میں ہندوستان میں چھپی۔ ولیئم میور 27 اپریل 1819ء کو انگلستان میں پیدا ہوئے۔ ایڈنبرگ، گلاسکو اور بیلی بری یونیورسٹیز سے تعلیم حاصل کی۔ 1837ء میں بنگال سول سروس میں شامل ہوئے۔ 1857ء کے ہنگاموں میں وہ آگرہ میں محکمہ جاسوسی کے نگران تھے۔ 1864ء میں محکمہ خارجہ کے سیکرٹری، 1865ء میں سپریم کورٹ کے ممبر اور پھر لیفٹیننٹ گورنر، گورنر آگرہ اور ''اودلا کا''۔ 1885ء میں ایڈنبرگ یونیورسٹی کا وائس چانسلر بن گئے۔

11 رجولائی 1905ء کو سرولیئم میور کا انتقال ہوا۔

انہوں نے درج ذیل کتب تصنیف کیں:

The Life of Mahomet

The Mameluke Dynasty

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

قادیان دارالامان میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

مورخہ ۲۷ر مئی کو مسجد اقصیٰ میں ٹھیک صبح ساڑھے آٹھ بجے لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد صاحب الہٰ دین صدر صدر انجمن احمدیہ نے کی مکرم مولوی محمد نورالدین صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے زیر عنوان ''جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام اور منکرین خلافت کا انجام'' کی موصوف نے سورۃ نور کی آیت وعد اللہ الذین اٰمنوا کی تلاوت کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت مسلمانوں اور خصوصاً علماء کی بدحالی کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ ۱۹۲۱ء میں رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں بعد غور و فکر کے یہ محسوس کیا گیا کہ ہمارا کوئی خلیفہ ہونا چاہئے جو ہمیں متحد رکھ سکے۔ اس نظریہ کو سامنے رکھ کر احمدیوں کے خلیفہ کو ختم کرنے کی سازش رچی گئی جو اللہ تعالیٰ نے ناکام کر دی۔ خلافت کی ضرورت کو ہر زمانہ کے دانشور مسلمانوں نے شدّت سے محسوس کیا ہے۔ مولانا صاحب نے لاہوری جماعت جنہوں نے خلافت کی نعمت کا انکار کیا کی زبوں حالی کا بھی ذکر کیا اور اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کی روزانہ ترقیات کا بھی ذکر کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو خلافت سے وابستہ رہنے کی وجہ سے اتنی ترقیات نصیب ہوئیں۔ آج حضرت مسیح موعودؑ کے اعجاز سے بہشتی مقبرہ میں ایک بھی پیغامی کو زمین نصیب نہیں ہوئی ثابت کرتا ہے کہ منکرین خلافت کا کیا بُرا انجام ہوا۔ آخر میں موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایک اقتباس کو پڑھ کر اپنی تقریر کا اختتام کیا جس میں حضورؓ نے جماعت احمدیہ کو نظام خلافت کے ساتھ مستحکم رہنے کے لئے آخری دم تک جدو جہد کرنے کی نصیحت فرمائی تھی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''صد سالہ خلافت جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں''۔

موصوف نے بتایا کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے دو اہم مقاصد ہیں۔

۱- نظام خلافت پر دنیا بھر کے احمدی حمد و ثنا کریں اور شکرانہ ادا کریں۔

۲- خلافت کی ضرورت اور اہمیت دنیا پر ظاہر کی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کو اس سلسلہ میں دو اہم امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔ (۱) عبادات (۲) مالی قربانی

۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کی جوبلی کے موقعہ پر جماعت کو ایک دعائیہ پروگرام دیا تھا۔ اس پروگرام میں کچھ اضافہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ نے ہمیں بھی ایک پروگرام دیا ہے۔ ہمیں اپنا جائزہ لینا ہے اور دیکھنا ہے کہ ہم اِن پروگراموں پر کس حد تک عمل کر رہے ہیں۔ موصوف نے دعائیہ پروگرام سامعین کی یاددہانی کے لئے تفصیل سے پڑھ کر سنایا۔

سلور جوبلی خلافت احمدیہ پر جماعت نے ۳ لاکھ روپئے حضور انور کو دینے کا وعدہ کیا تھا اُس میں ایک لاکھ روپئے تو صرف حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اکیلے ادا کئے تھے اور کل دو لاکھ ۷۰ ہزار ہی پیش ہو سکے تھے۔ اس وقت جماعت نے حضور کو ۱۰ ہزار پونڈ سٹرلنگ دینے کا وعدہ کیا ہے جو انشاء اللہ پورا ہوگا۔ اب ہمیں اپنی اس قربانی کی طرف سے توجہ دینی چاہئے اور جلد از جلد اپنے وعدہ کو پورا کرنا چاہے۔

بعدہٗ مکرم ہاشم احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے خلافت پر ایک نظم سنائی۔

صدارتی خطاب میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا ہم پر عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت عطا کی۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم خلافت سے سچی اطاعت کرنے والے بنیں۔ اختتامی اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۴ر جون کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر انتظام لوکل انجمن احمدیہ قادیان جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد عمل میں آیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے کی۔ مکرم حافظ محمود الحسن صاحب نے تلاوت کی اور ترجمہ سنایا۔ بعدہٗ مکرم نصرؓ من اللہ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ''محمد پر ہماری جاں فدا ہے'' پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے ''عائلی و معاشرتی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ'' کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے آیت کریمہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے چیدہ چیدہ وایمان افروز واقعات تفصیل سے بیان کئے اور فرمایا کہ اللہ نے مسلمانوں کو قرآن کریم کی شکل میں مکمل تعلیم اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی صورت میں مکمل نبی عطا کیا پھر آنحضرتؐ نے قرآن کریم کی تعلیمات کو خود اپنی زندگی میں عمل کر کے مسلمانوں کو دکھایا۔ غار حراء میں پہلی وحی کے بعد آپ کی جو گھبراہٹ تھی اُسے حضرت خدیجہؓ نے اس طرح دور فرمایا کہ آپ گھبرائیں نا اللہ آپ کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ آپ تو رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتے ہیں۔ قبل از بعثت جب رشتہ داروں کے ساتھ آپ کا یہ سلوک تھا تو بعد بعثت آپ کس حد تک صلہ رحمی کرنے والے ہونگے۔ مقرر موصوف نے متعدد احادیث کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل و عیال سے کس حد تک حسن سلوک کرتے تھے۔ آنحضرتؐ کی سماجی زندگی بھی بہترین تھی پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی اس حد تک تاکید کی کہ صحابہ کہنے لگے کہ کہیں پڑوسی کو ہی ورثہ میں حصہ دار نہ بنا دیا جائے۔ پھر آپ نے ماتحتوں کو نصیحت کی کہ اپنے افسروں کا حق ادا کرو۔

غرض آنحضرتؐ نے سب سے پہلے اپنے گھر سے حسن سلوک کا مظاہرہ کر کے دکھایا کہ وہیں سے معاشرہ شروع ہوتا ہے اگر ہر گھر امن کا گہوارہ اور جنت کا نمونہ ہوگا تو معاشرہ بھی خود بخود درست ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے اندر آج خلافت کا بابرکت نظام موجود ہے جو ہمیں آنحضرت ﷺ کی جملہ تعلیمات پر عمل کرواتا ہے۔ اللہ کی رسی خلافت ہے لہٰذا خلافت کو مضبوطی سے تھامے رکھو اس میں نجات ہے۔ اس کے بعد نومبائعین میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس اجلاس میں اُن نومبائعین انصار، خدام، اطفال اور لجنہ نے بھی شرکت کی جو ۱۵ روز تربیتی کلاسز کے لئے اِن دنوں قادیان میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

صدر اجلاس نے اپنی صدارتی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ ہماری تقاریر اور باتیں تب کامیاب ہونگی جب اِن پر عمل کیا جائے ورنہ تقاریر کا فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی دو صفات کا ذکر کیا کہ وہ کفار پر شدید اور آپس میں رحم دل ہیں۔ اس لئے ہمیں غیروں کے اثرات کو قبول نہیں کرنا چاہئے کہ یہ کفار پر شدید ہونا ہے۔ بلکہ ہمیں اُن پر اپنا نیک اثر چھوڑنا چاہئے۔ آخر میں اجتماعی دُعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(طاہر احمد چیمہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ نور قادیان)

تروپور نارتھ زون تامل ناڈو کے بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کا بُک سٹال

تروپور نارتھ زون تامل ناڈو میں مورخہ ۱۳/اپریل ۰۷ء تا ۲۲/اپریل ۲۰۰۷ء کل دس ایام بک فیئر منعقد ہوا۔ اس میں جماعت احمدیہ نے بھی سٹال لگایا۔ اس میں ترجمہ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر جماعتی لٹریچر رکھے گئے۔ علاوہ ازیں پانچ ہزار کی تعداد میں پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا۔

اس بک فیئر میں تروپور جماعت کے خدام اور انصار اور لوکل معلم صاحب نے ڈیوٹی دی۔ اور جماعت احمدیہ چنئی سے بھی دو افراد نے اس اسٹال میں ڈیوٹی دی۔ اس بک فیئر میں کثیر تعداد میں زائرین تشریف لائے۔ اور قابل ذکر بات ہے کہ M. Stalin (Minister of Tamil Nadu) اور Thilagavathi (Director General of Police Tamilnadu), Collector Coimbatore District, Collector Erod District وغیرہ اہم شخصیات تشریف لائیں۔ اس بک فیئر کے ذریعہ تقریباً پچاس ہزار افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ اس بک فیئر کو نافع الناس بنائے نیز کثیر لوگوں کے لئے موجب ہدایت بنائے۔ آمین (ایم بشارت احمد زونل امیر نارتھ زون تامل ناڈو)

بھونیشور کے بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کا اسٹال

بھونیشور میں بک سیلز پبلیشیئر کی طرف سے ۲۳واں بک فیئر یکم تا ۱۲ مارچ ۲۰۰۷ء لگایا گیا۔ اس میں کل ۳۵۰ سٹالز لگائے گئے۔ جس میں جماعت احمدیہ بھونیشور نے بھی سٹال لگائے۔ ہمارے سٹال میں انگریزی ہندی، اڑیہ، جرمنی، فرنچ، ڈچ، نیز مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم و دیگر کتب رکھی گئیں۔ قرآن کریم کا اڑیہ، انگریزی، ہندی ترجمہ کافی لوگوں نے خریدا۔ ہمارے سٹال میں بین الاقوامی مصنّف شوبھاڈے تشریف لائیں اور انہوں نے جماعت کے سٹال کو دیکھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ حقیقت میں امن پسند اور صحیح مسلم ہیں۔ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف بھی کرایا گیا خاکسار و امیر صاحب جماعت احمدیہ بھونیشور، انصار و خدام نے بڑے ذوق و شوق سے ڈیوٹی دی۔ اور زائرین کو تبلیغ بھی کی گئی۔ تقریباً ۶ ہزار روپئے کی کتب لٹریچر قرآن مجید فروخت ہوئی۔ نیز سینکڑوں احباب کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ نیز کتاب ''جہاد کی حقیقت'' ہر قرآن خریدنے والے کو مفت میں دی گئی۔ اس موقعہ پر خدام و انصار نے بھرپور تعاون دیا۔

(سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

ہیرہ منڈلم میں سات روزہ نومبائعین جماعتوں کا تربیتی کیمپ و تقریب آمین

امسال جماعت احمدیہ ہیرہ منڈلم ضلع کا کولم اڑیسہ میں مورخہ ۲۰ر مئی ۲۰۰۷ء تا ۲۷ر مئی سات روزہ نومبائعین جماعتوں کا ایک تربیتی کیمپ محترم امیر صاحب صوبائی اڑیسہ کے تعاون سے منعقد کیا گیا۔ اس تربیتی کیمپ میں ضلع ریکا کولم کی سات نومبائعین جماعتوں سے کل ۲۳ طلباء اور طالبات نے شرکت کی پہلے اُن کا آغاز مکرم مولوی صبغت اللہ صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ ریاپلی کی نماز تہجد سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم مولوی

شیخ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ ریکا کولم نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۲۰۰۸ء کے لئے کی جانے والی دعائیں دہرائیں۔ فجر نماز کے بعد درس دیا گیا۔ بعدہٗ کلاسز کے مختلف پروگرام اور کھیلیں ہوئیں۔ اللہ کے فضل سے سات روزہ تربیتی کلاس نہایت ہی خیروخوبی کے ساتھ لگائی گئیں۔

تربیتی جلسہ : مورخہ ۲۸/مئی کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ کی کارروائی خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت مکرم محمد نورالاسلام صاحب معلم کتورنے کی نظم مکرم صبغۃ اللہ صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم عثمان خان صاحب معلم وقف جدید پاکی بالسہ، مکرم شیخ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید ریکا کولم، مکرم محمد نورالاسلام صاحب معلم وقف جدید، مکرم صبغت اللہ صاحب معلم وقف جدید، مکرم فضل الدین صاحب ہیرہ منڈلم اور خاکسار نے مختلف عناوین پر تقریر کی۔ بعدازاں چار نومبائعین طلباء کے قرآن کریم ناظرہ اور دو لجنات کے قرآن کریم اردو ترجمہ ختم کرنے پر تقریبِ آمین ہوئی اور خاکسار نے اُن میں انعامات تقسیم کئے۔ بعدازاں خاکسار نے نومبائعین طلباء اور طالبات، اسی طرح معلمین کرام جنہوں نے سات دن یہاں رہ کر بڑی محنت ولگن کے ساتھ نومبائعین افراد کی کلاس لگائی اور تمام انتظامات کو بخوبی رنگ میں سرانجام دیا کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

اس جلسہ میں ضلع ریکا کولم کے مختلف مضافات اور شہروں سے آئے ہوئے کل ۷۶ افراد نومبائعین زیر تبلیغ اور غیر احمدی مردوزن شریک ہوئے۔ سب کا رات کا قیام اور طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ خیروخوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرماتے ہوئے بہترین نتائج برآمد فرمائے اور لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

صوبہ آندھرا پردیش کے مشہور تیلگو اخبار ''وارتا'' نے ہمارے پروگرام کی تصویر کے ساتھ اشاعت کی ہے۔

(شیخ علاؤالدین مبلغ سلسلہ برہم پور اڑیسہ)

دہری رلیوٹ میں خصوصی تربیتی اجلاس

راجوری، جموں زون وپونچھ زون کی اٹھارہ جماعتوں کے احباب کی شرکت

مورخہ ۳/جون ۲۰۰۷ء کو صبح نو بجے تا دوپہر ڈیڑھ بجے جماعت دہری رلیوٹ کی جامع مسجد میں ایک خصوصی تربیتی اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور اس کے ترجمہ سے ہوا جو مکرم مولوی نثار احمد صاحب ساجد معلم سلسلہ چارکوٹ نے کی۔ اس کے بعد عزیز دانیال احمد انوار اور عزیز اطہر احمد بلالی نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ''نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' سے چند اشعار نہایت ہی خوش الحانی سے پیش کئے۔ اجلاس کی تعارفی تقریر مکرم مولانا بشارت احمد محمود صاحب نے کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم محمد اسماعیل طاہر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی۔ آپ نے خدام واطفال کو حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کے زرّیں ارشادات کی روشنی میں اپنے اندر پاک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور خلافت جوبلی کی تیاری کی طرف رہنمائی کی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے کی۔ آپ نے احباب جماعت کو انسانی زندگی کے مقصد اور ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خلافت سے وابستگی کی برکات بیان کیں۔ اس کے بعد خاکسار نے احباب جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کے ارشادات اور تعلیمات کی روشنی میں توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت ومحترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے زونل امراء، صدر صاحبان، مبلغین، معلمین زونل ولوکل قائدین کے ساتھ ایک خصوصی میٹنگ بھی کی۔ (زونل امیر جماعت احمدیہ راجوری)

درخواست دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم نور فہد شریف ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کرنے کے بعد M.S. کے دوسرے سال میں ہیں، دوسرے بیٹے عزیز طارق شریف نے بائیوٹیکنالوجی سے M.Sc. کا امتحان دیا ہوا ہے اور چھوٹا بیٹا عزیز فاتح شریف انجینئرنگ کے ساتویں سمسٹر میں پڑھائی کر رہے ہیں۔ تینوں بیٹوں کی صحت وسلامتی خادم دین بننے اور خلیفۂ وقت کی مکمل اطاعت گزاری کرنے اور پڑھائی کو اعلیٰ کامیابی سے مکمل کرنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰۰ روپے) (محمد شریف عالم صوبائی امیر بہار)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

بقیہ ''قرآنی پیشگوئی.......'' از صفحہ 8

پس حضرت مصلح موعودؓ کا ایمان افروز بیان آج بھی موجودہ حالات پر پوری طرح چسپاں ہو رہا ہے کہ اے مسلمانو اگر فلسطین چاہتے ہو، اگر محمد رسول اللہ کی دُعاؤں کو اپنے لئے قبول کرنا چاہتے ہو تو لازماً تمہیں اپنے اندر تبدیلی کرنی ہوگی نیک بننا ہوگا اور نیک بندوں میں شامل ہونا ہوگا تب جا کر خدا تعالیٰ اپنے اُس وعدہ کو جو قرآن میں ہے اور محمد رسول اللہ صلعم نے بھی بیان فرمایا ہے پورا ہوتا دیکھ لوگے۔

مگر افسوس اس بات کا ہے کہ عالم اسلام کے مسلمان بٹے ہوئے نظر آتے ہیں اور خود اس وقت فلسطین کے مسلمان جو کہ ایک ظالم حکومت اسرائیل کے نرغے میں پھنسے ہوئے ہیں اندرونی طور پر آپس میں ایک دوسرے سے شدید اختلاف رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔

صدر محمود عباس اور وزیر اعظم اسماعیل ہنیا سمجھوتہ کرتے کرتے اب مایوس ہو چکے ہیں اور ایک دوسرے پر الزام تراشی شروع کر دی ہے۔ دونوں کے حمایتی ایک دوسرے کی بات کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ معصوم فلسطینی عوام بھوک پیاس اور ظلم وستم کی وجہ سے نڈھال ہیں ایک طرف اسرائیل کے حملے جاری ہیں تو دوسری طرف اندرونی خلفشار سے کُہرام مچا ہوا ہے لہٰذا ان حالات کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد کیسے آسکتی ہے اور محمد رسول اللہ صلعم کی دُعائیں کیسے ان کے لئے اثر کرسکتی ہیں۔

آخر مسلمانوں کو کیا ہوگیا ہے کیوں خدا اور اُس کے رسول صلعم کی تعلیم کو چھوڑ دیا ہے کیوں مسلمان مغرب کا آلۂ کار بنا ہوا ہے غیر اقوام اسلام پر کیوں اُنگلی اُٹھا رہے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے سچے رسول خاتم النبیین ہیں اور قرآن آخری کتاب ہے خدا بولتا ہے اور دُعائیں سُنتا ہے اگر آج بھی امت محمدیہ کا کوئی فرد سچے دل سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو کر امام وقت کو شناخت کر کے دُعا کرے گا تو خدا ضرور اُس کی دُعا قبول کرے گا۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/ جون ۲۰۰۷ء مسجد بیت الفتوح لندن میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں تب تک امن اور شانتی قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ مغربی اقوام امتیاز کو ختم نہ کریں اور سب قوموں اور ملکوں کے ساتھ یکساں سلوک نہ کریں۔

فرمایا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم پر عمل کیا جائے اور الخلق عیال اللہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام نوعِ انسان کو ایک خاندان کے رنگ میں شمار کیا جائے۔

نیز فرمایا کہ دنیا کی سلامتی کو نسلیں جتنا چاہیں زور لگالیں جب تک نسلی تفریق اور امتیاز کو ختم نہیں کیا جائے گا اور قومی تکبر دماغ سے نہیں نکالا جائے گا انصاف اور تقویٰ کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا، امن قائم نہیں ہوسکتا۔

پس مسلمانوں کو چاہئے کہ خدا اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کریں اور وقت کے امام کو تلاش کریں اور نبی کریم کے ارشاد کے مطابق امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کریں کہ اس میں ان کی خیر اور بھلائی ہے اور اسی میں دین و دنیا کے تمام مسائل کا حل ہے

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔

(فتح اسلام)

فرماتے ہیں:

''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا''۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربّ جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ وتبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانے کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالا تفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ اُن سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیّت کی خصلت مٹا دی جائے گی اور ہر ایک حق پوش، دجّال، دنیا پرست، یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا محبت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضروری ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اِسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی ہے۔

(فتح اسلام جلد سوم صفحہ ۶ - ۱۳)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16377 :: میں پی ہارون ولد ایس وی عثمان کویا قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 14-3-2002 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 5408 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عمر مبلغ سلسلہ　　العبد پی ہارون　　گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 16386 :: میں انیسہ سدیر زوجہ ٹی اے سدیر قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن الپّی ڈاکخانہ الپّی ضلع الپّی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13-04-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ہار ایک عدد 28 گرام، کڑے 8 گرام، بالیاں ایک جوڑا 8 گرام (21 کیرٹ) کُل وزن 44 گرام قیمت 25000 روپئے۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　الامۃ انیسہ سُدیر　　گواہ محمد نجیب خان

وصیت 16387 :: میں زبیدہ وسیم زوجہ اے کیو وسیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن الپّی ڈاکخانہ الپّی ضلع الپّی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-04-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ دو عدد کڑے 38 گرام، ایک عدد ہار 12 گرام، بالیاں ایک جوڑی 6 گرام۔ کل وزن 56 گرام۔ حق مہر 1000 بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے کیو وسیم　　الامۃ زبیدہ وسیم　　گواہ ٹی اے زبیر

وصیت 16388 :: میں ایم محمد حسین ولد آر محمد حسین قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ 18-3-88 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-8-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 12¾ سینٹ زمین بمقام ماتھرا جسکی موجودہ مارکیٹ ریٹ اندازاً 150000 روپئے، 60 سینٹ زمین بمقام ماتھرا جسکی موجودہ مارکیٹ ریٹ 390000 روپئے ہے۔ اس میں 275000 روپئے قرض ہے۔ 17 سینٹ زمین جس کی قیمت 300000 روپئے ہے۔ اس جائیداد کی 1/3 حصہ کی حق دار میری اہلیہ ہے۔ اہلیہ بھی وصیت کررہی ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آر محمد حنیف　　العبد ایم محمد حسین　　گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 16389 :: میں شیخ منور احمد مستان ولد شیخ قاسم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن حیدنا راڈپالم ڈاکخانہ حیدنا راڈپالم ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27-12-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ جائیداد مشترکہ ہے۔ ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے پی اے ناصر احمد　　العبد شیخ منور احمد مستان　　گواہ شیخ امیر الدین

وصیت 16390 :: میں شاہ محمد رضی احمد ولد شاہ محمد تسنیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن آرہ ڈاکخانہ آرہ ضلع بھوجپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-1-2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد شاہ محمد رضی احمد　　گواہ سید پرویز افضل

وصیت 16391 :: میں مسلمہ خاتون زوجہ غیاث الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن ڈائمنڈ ہاربر ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29-12-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر 1001 روپئے، زمین 2.75 ڈسمل پلاٹ نمبر LR 443۔ R.S 335 قیمت اندازاً 150000 روپئے۔ اس زمین میں خاکسار کے بیٹے نے مکان بنایا ہے جو غیر احمدی ہے۔ زیورات طلائی ہار ایک عدد وزن 7.5 گرام، دول دو عدد 6 گرام، انگوٹھی ایک عدد 1 گرام، پھولی 7 عدد 0.500 گرام، چوڑیاں 4 عدد 3.500 گرام، انگوٹھی نقرئی دو عدد۔ کل قیمت 14200 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرؤف　　الامۃ مسلمہ خاتون　　گواہ مطیب الرحمٰن جمعدار

وصیت 16392 :: میں سلمٰی خاتون زوجہ مطیب الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری (طالبہ) عمر 19 سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن ڈائمنڈ ہاربر ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29-12-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زیورات ہار 10 گرام، رنگ تین عدد وزن 8.7 گرام، انگوٹھی دو عدد، چوڑی دو عدد، انگوٹھی دو عدد نقرئی۔ کل قیمت 17500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرؤف　　الامۃ سلمٰی خاتون　　گواہ مطیب الرحمٰن

وصیت 16393 :: میں ام الحسنات محمودہ بیگم زوجہ قاضی بدرالدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن قاضی محلّہ ڈاکخانہ قاضی بازار ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25-09-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر 5000 روپئے وصول شد، زیور طلائی: ایک عدد چین 10 گرام، کنگن 2 عدد 6 گرام، انگوٹھی ایک عدد 4 گرام (22 کیرٹ) قیمت اندازاً 12000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-1-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　الامۃ ام الحسنات محمودہ بیگم　　گواہ شوکت انصاری

دیوبندی ملّاں اور اخبار اعتماد بریلویوں کے اس اشتہار کا جواب دیں

اور ان سے انعام حاصل کریں

مسلمانو! وہابیوں سے بچو

اس لئے کہ

شانِ نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں" (صدر دیوبند حسین احمد)

نقل کفر کفر نباشد

وہابیوں کی قسمیں

دیوبندی، تبلیغی جماعت

جماعت اسلامی (یعنی مودودی جماعت)

اہل حدیث (یعنی غیر مقلدین) ندوی

(یعنی ابوالحسن علی ندوی کی جماعت)

یہ سارے کے سارے آپس میں ایک عقائد ... شیخ نجدی ابن عبدالوہاب کی پیداوار جماعتیں ہیں۔ اس وقت سنی مسلمانوں کو سب سے زیادہ خطرہ دیوبندی وہابیوں کی تبلیغی جماعت سے ہے۔ لہٰذا ان وہابیہ دیوبندیہ کے چند غیر اسلامی عقائد حسب ذیل ہیں

عقیدہ نمبر ۱ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا علم غیب تو بچوں، پاگلوں، جانوروں اور دیگر رذائل کو بھی حاصل ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ [illegible]

عقیدہ نمبر ۲ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۳ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۴ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۵ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۶ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۷ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۸ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۹ — [illegible] تقویۃ الایمان صفحہ ۱۸

عقیدہ نمبر ۱۰ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۱۱ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۱۲ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۱۳ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۱۴ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۱۵ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۱۶ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۱۷ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۱۸ — [illegible]

عقیدہ نمبر ۱۹ — [illegible]

اکابر دیوبند کا اعتراف حقیقت — [illegible]

ان حوالہ جات سے سورج کی طرح روشن ہو ثابت ہے کہ دنیا کے تمام بد مذہبوں میں سب سے بدتر اور سب سے خطرناک بد مذہب دیوبندی وہابی ہیں۔ جبکہ عام بد مذہبوں کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے۔ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر بد مذہب بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھو (مسلم شریف) [illegible] انوار الحدیث صفحہ ۱۰۳۔ ان حقائق و مسلمات پر آگاہ ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نہ مانے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹھکرا کر دیوبندیوں، تبلیغیوں، مودودیوں، ندویوں، غیر مقلدوں اور دیگر بد مذہبوں و بد عقیدوں کے پیچھے نماز پڑھے یا ان سے کسی بھی قسم کا اسلامی و دینی رشتہ و تعلق قائم رکھے تو وہ بھی ہرگز ہرگز مسلمان نہیں بلکہ وہ بھی انہیں کا ساتھی بد مذہب و بد عقیدہ وہابی ہو گا۔

انعامی چیلنج: ۳۳ ہزار روپیہ نقد انعام اس وہابی کو دیا جائے گا جو اپنے مرکز دیوبند سے ... [illegible] ... کوشش ناکام ہو جائے گا۔

فرمائش: [illegible]

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اوّل

بھی اس کے فیض سے محروم نہیں رہا۔لیکن جب تقوٰی کم ہوگیا تو مسلمان ان برکات و انعامات سے محروم ہوگئے۔ آج اللہ نے اسلام کو فساد سے بچانے کے لئے اس کی نشأۃ ثانیہ کے ذریعہ اس کو ترقی دینے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی وعدہ کے مطابق آپ ہی کے ایک عاشق صادق کو کھڑا کیا ہے۔ آج ہم نے اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اور اپنے دلوں کو تقوٰی سے پُر کرتے ہوئے اس تعلیم کو واپس لانا ہے اور تمام دنیا کے دلوں میں اس کو راسخ کرنا ہے۔ جو قرآن مجید کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ پس یہ احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کی اس محبت بھری تعلیم کو تمام دنیا میں پھیلائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: امن قائم کرنے کے لئے اسلام نے قوموں اور ملکوں کی سطح پر بھی جو خوبصورت تعلیم دی ہے اس کا مقابلہ نہ کوئی انسانی سوچ کرسکتی ہے اور نہ کوئی دوسرا مذہب اِسے دنیا میں قائم کرسکتا ہے۔ اگرچہ دوسری جنگ عظیم کے بعد اس غرض کے لئے اقوام متحدہ کو قائم کیا گیا تھا لیکن اس تنظیم کا جو حال ہے وہ ہم دیکھ رہے ہیں اگرچہ بڑے دماغوں نے مل کر یہ تنظیم قائم کی تھی تا کہ دنیا میں امن وسلامتی کو قائم کیا جائے اور اس غرض کے لئے عدالت انصاف بھی قائم کی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آج جو کچھ دنیا میں ہورہا ہے وہ سب کے سامنے ہے اور اس کی ناکامی کی وجہ تقوٰی کی کمی ہے اس میں بعض قوموں نے تو دولت عقل یا طاقت کے معیار کو قائم رکھتے ہوئے یا خود کو سب سے زیادہ امن و سلامتی کا علمبردار سمجھتے ہوئے باقی قوموں سے اپنے آپ کو بالا رکھا ہوا ہے یہی تقوٰی کی کمی ہے جو کبھی انصار قائم نہیں کرسکتی۔ جب کسی ایک طاقت کو اکثریتی فیصلہ پر قلم پھیرنے والی طاقت حاصل ہو جاتی ہے تو کبھی دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔

پس دنیا میں امن صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے ذریعہ سے ہی قائم ہوسکتا ہے اور وہ تعلیم یہ ہے: یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ'' یعنی ''اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر و مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔'' یہ ہے اسلامی بھائی چارے کی تعلیم۔ اس حکم سے محبت اور پیار اور برابری قائم ہوتی ہے اور جب تک برابری اور انصاف قائم نہیں ہوگا۔ جتنی چاہیں سلامتی کونسلیں بنا لیں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ طاقتوروں نے دوسروں سے زیادہ اپنے پاس حقوق رکھے ہوئے ہیں یہ بے چینی اس وقت تک دور نہیں ہوسکتی جب تک کہ نسلی تفریق اور قومی تکبر دماغ سے نہیں نکلتے اور جب تک دماغ میں یہ بات راسخ نہیں ہوتی کہ ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور سب اللہ کی نظر میں برابر ہیں اللہ کی نظر میں اگر کوئی اعلیٰ ہے تو تقوٰی کی وجہ سے اور تقوٰی کی وجہ سے کون اعلیٰ ہے وہ اللہ کو پتہ ہے کوئی اپنے معیار کو پرکھنے والا نہیں۔

قرآن مجید فرماتا ہے: تمام انسان ایک خاندان ہیں اور جب ایک خاندان بن کر رہیں گے تو تب ہی ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے یہ قومیں اور قبیلے تو صرف پہچان کی خاطر بنائے گئے ہیں ورنہ سب انسان برابر ہیں اور سب کے ایک طرح کے جذبات ہیں پس ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو۔ اگر جذبات کا خیال رکھو گے تو سلامتی میں رہو گے۔ ہر قوم کے اندر جو خصوصیات ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعلیم پر عمل کیا۔ غریبوں سے لاڈ کیا غلاموں سے پیار کیا۔ محروموں کو معاشرے میں ان کے حقوق دلائے اور پھر حجۃ الوداع کے موقعہ پر یہی اعلان فرمایا: کہ تم سب آدم کی اولاد ہو کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت نہیں۔ پس یہ خوبصورت معاشرہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا تھا اور ایسا ہی معاشرہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم ہونا ہے۔

پھر اسلام بین الاقوامی سلامتی کے لئے بھی حکم دیتا ہے اور یہ اُن کے لئے تسلی بخش جواب ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام تشدّد کا حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو تم کو تنگ کرتے اور تمہارے خلاف تلوار نہیں اُٹھاتے تم ان سے نیکی کرو ان سے احسان کرو چاہے وہ کسی مذہب کے ہوں۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اعلان جنگ کرنا حکومتوں کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں۔ اگر ایسا ہو تو حکومتوں کے اندر رہتے ہوئے فساد کی صورت بن جاتی ہے اور بدقسمتی سے یہی چیز آج مسلمان ملکوں میں ظاہر ہورہی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بین المذاہب سلامتی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ: مسلمان ان کو برا بھلا مت کہیں جن کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے چاہے وہ بُت ہوں یا کوئی اور چیز اسلام تو مسلمانوں کو یہاں تک اخلاق سکھاتا ہے کہ بت اگرچہ ان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتے لیکن پھر بھی فساد سے بچنے کی خاطر اور دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ان کو بھی برا نہ کہا جائے۔ اسلام کے نزدیک گناہوں کا فیصلہ مرنے کے بعد ہوگا اور اللہ کو اختیار ہے کہ وہ جس سے چاہے جو مرضی سلوک کرے۔ تو جس کام کو اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے اس کے بارے میں ہمیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ فرمایا آج کل سلمان رشدی کے بارے میں بارے میں بڑا شور ہے۔ اس طرح کے لا مذہب لوگوں کا بھی کوئی نہ کوئی معبود ہوتا ہے جس کے اشاروں پر وہ چل رہے ہوتے ہیں اس کا جواب تو یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے آپ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجیں۔ آپ کے اسوہ کو دنیا کے سامنے پیش کریں لیکن یہ کام اگر کوئی کرسکتا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج اگر اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو کوئی دکھا سکتا ہے تو وہ احمدی ہے۔ پس احمدیوں کا فرض ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اسلام کی تعلیم پر عمل کریں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلائیں پہلے بھی ہم نے رشدی کی کتاب کا جواب دیا ہے اور اب بھی انشاء اللہ دیا جائے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا:

دنیا میں سلامتی کا دارو مدار انصاف پر ہے اور انصاف کے متعلق اسلام کا حکم یہ ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف سے پیش آؤ اور یہی بات تقوٰی ہے۔ فرمایا دشمن قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقوٰی اسی میں ہے۔ جو قومیں ناحق ستاویں، دکھ دیویں، تعاقب کریں اور ناحق خون ریزیاں کریں ایسے لوگوں کے ساتھ انصاف کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ لیکن قرآن مجید ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ایسے جانی دشمن کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کرنا۔ دشمن سے نرمی سے پیش آنا تو آسان ہے۔ لیکن اس کے حقوق دینا جواں مردوں کا کام ہے۔ تو یہ ہے سلامتی کا پیغام جو دنیا کو حقیقی طور پر اسلام کا پیغام دینے والا بن سکتا ہے۔ اور یہی ہے اسلام کی سچی تعلیم اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تھا جس نے فتح مکہ کے موقعہ پر بڑے بڑے دشمن سرداروں کو اسلام کی آغوش میں لا ڈالا۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ اسلام کی یہ محبت بھری تعلیم تمام دنیا میں پھیل جائے اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور اس دنیا کو پیار اور سلامتی کا گہوارہ بنا دے۔ آمین ☆

بقیہ ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام از صفحہ اوّل

محتاج نہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ بدمعاش لوگ بھی جو جرائم کے عادی ہوتے ہیں ہزاروں ایسے نفسانی جذبات سے دستکش ہو جاتے ہیں جنہیں وہ یقیناً جانتے ہیں کہ دست بدست پکڑے جائیں گے اور سخت سزائیں دی جائیں گی۔ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ لوگ روز روشن میں ایسے دوکانوں کے لوٹنے کے لئے حملہ نہیں کر سکتے جن میں ہزار ہا روپئے کھلے پڑے ہیں۔ اور ان کے راستہ پر بیسیوں پولیس کے سپاہی ہتھیاروں کے ساتھ دَورہ کر رہے ہیں۔ پس کیا وہ لوگ چوری یا استحصال بالجبر سے اس لئے رُکتے ہیں کہ کسی کفارہ پر اُن کو پختہ ایمان ہے یا کسی صلیبی عقیدہ کا اُن کے دلوں پر رُعب ہے؟ نہیں بلکہ محض اس لئے کہ وہ پولیس کی کالی کالی وردیوں کو پہچانتے ہیں۔ اور ان کی تلواروں کی چمک سے اُن کے دلوں پر لرزہ پڑتا ہے اور اُن کو اس بات کی معرفت تامہ حاصل ہے کہ وہ دست درازی سے ماخوذ ہوکر معاً جیل خانہ میں بھیجے جائیں گے۔ اور اس اصول پر صرف انسان ہی نہیں بلکہ حیوانات بھی پابند ہیں۔ ایک حملہ کرنے والا شیر جلتی ہوئی آگ میں اپنے تئیں نہیں ڈال سکتا۔ گو کہ اس کے دوسری طرف ایک شکار بھی موجود ہو۔ اور ایک بھیڑیا ایسی بکری پر حملہ نہیں کرسکتا جس کے سر پر مالک اس کا معہ ایک بھری ہوئی بندوق اور کھچی ہوئی تلوار کے کھڑا ہے۔ پس اے پیارو! یہ نہایت سچا اور آزمودہ فلسفہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے نہ کسی کفارہ کا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر نوحؑ کی قوم کو وہ معرفت تامہ حاصل ہوتی جو کامل خوف کو پیدا کرتی ہے تو وہ کبھی غرق نہ ہوتی۔ اور اگر لوطؑ کی قوم کو وہ پہچان بخشی جاتی تو اُن پر پتھر نہ برستے۔ اور اگر اس ملک کو ذاتِ الٰہی کی وہ شناخت عطا کی جاتی جو بدن پر خوف سے لرزہ ڈالتی ہے تو اِس پر طاعون سے وہ تباہی نہ آتی جو آ گئی۔ مگر ناقص معرفت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اور نہ اس کا نتیجہ جو خوف اور محبت ہے کامل ہوسکتا ہے۔ جو کامل ایمان نہیں وہ بے سود ہے۔ اور محبت جو کامل نہیں وہ بے سُود ہے۔ اور خوف جو کامل نہیں وہ بے سود ہے۔ اور معرفت جو کامل نہیں وہ بے سود ہے۔'' (لیکچر لاہور صفحہ ۲ تا ۴)

بقیہ ''سر ویلئم میور'' از صفحہ 10

The Mohammadan Controversy

Annalasis of Early Caliphate

The Coran

کتب مستفادہ:

کتاب البریہ، ضیاء الحق، ملفوظات از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نقوش ''رسول نمبر'' جلد ۱۱

اردو نثر میں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم از ڈاکٹر انور محمود خالد

الخطبات الاحمدیہ فی العرب والسیرۃ المحمدیہ از سر سیّد احمد خان

Life of Mohamed از سر ویلئم میور

Dictionary of Indian Biography از C.E. Buckland

(بشکریہ رسالہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اپریل 2007ء صفحہ 26-29)

☆☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 5 th July 2007 | Issue No. 27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوکے کی طرف سے

مسجد بیت الفتوح لندن میں غانا کے یوم آزادی کی تقریب گولڈن جوبلی کا انعقاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ کا ایمان افروز خطاب

غانا اور سیرالیون کے سفیروں نے اور غانا کے ڈپٹی وزیر برائے انرجی نے بھی شرکت کی

پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوکے نے مورخہ 21/اپریل 2007ء کو غانا کی ''گولڈن جوبلی''، سیرالیون اور گیمبیا کے یوم آزادی کی تقریب کا انعقاد بیت الفتوح، مارڈن میں کیا جس میں چیئرمین پین افریقن ایسوسی ایشن ہزایکسیلنسی الحاج اسمٰعیل بی کے آڈو نے تینوں ممالک کے برطانیہ میں ہائی کمشنروں ہزایکسیلنسی انان اے کاٹو آف غانا، ہزایکسیلنسی میلون چالوباہ آف سیرالیون اور گیمبا کے نمائندے نے شرکت کی اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چیئرمین کی دعوت کو منظور فرماتے ہوئے اپنی تشریف آوری سے اعزاز بخشا۔ غانا کے ڈپٹی منسٹر آف انرجی مکرم ہامانڈ صاحب جو کہ احمدی ہیں نے بھی شرکت کی۔

بیت الفتوح کے ناصر ہال کو نہایت خوبصورت انداز سے سجایا گیا تھا اور قرینے سے تمام مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ تقریب کے آغاز کا وقت شام چھ بجے تھا۔ تمام مہمان کرام بروقت تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی آمد پر فضاء اور مہک اٹھی۔

سیرالیون اور غانا کے ہائی کمشنرز نے حضور اقدس سے چند منٹ علیحدگی میں ملاقات کی خواہش کی جسے حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ بعدازاں تمام مہمان ''ناصر ہال'' میں تشریف لائے اور حضور اقدس کی اجازت سے تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت مکرم الحاج یوسف ایڈوسئی صاحب نے کی جس کے انگریزی زبان میں ترجمہ کی سعادت مکرم ٹامی کالوں صاحب کے حصہ میں آئی۔ امیر صاحب یوکے مکرم رفیق احمد حیات نے تمام جماعت کی طرف سے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ چیئرمین صاحب نے تقریب کا پسِ منظر بیان فرماتے ہوئے تمام حاضرین کو آزادی کے حصول کے لئے افریقہ کی کاوشوں سے آگاہ کیا اور معزز مہمانوں سے درخواست کی کہ وہ اپنے خطاب سے نوازیں۔

سب سے پہلے ہزایکسیلنسی انان اے کاٹو آف غانا نے انگریزی میں خطاب فرمایا اور تفصیل سے جماعت احمدیہ سے ذاتی وابستگی اور تعلقات کا ذکر کیا اور امیر صاحب غانا مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب سے پرانی دوستی کا ذکر کیا۔ اور پھر حضور اقدس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی غانا تشریف آوری پر مَیں کیبنٹ سیکرٹری تھا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو بہت سراہتے ہوئے ہمیشہ کی وابستگی کا وعدہ کیا۔ اور چیئرمین صاحب سے درخواست کی کہ مجھے آئندہ ہونے والی ہر تقریب میں بھی مدعو کریں۔

غانا کے ہائی کمشنر نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ احمدیت کا آغاز غانا میں اُس وقت ہوا جبکہ غانا کا نام گولڈ کوسٹ ہوا کرتا تھا۔ یہ 1921ء کا زمانہ تھا۔ اس لحاظ سے احمدیت غانا سے ''معمر'' ہے۔ اور یہ احمدیت ہی تھی جس نے غانا میں خدمت خلق کا کردار صحیح رنگ میں ادا کیا اور سکول کھولے جو کہ غانا کے اعلیٰ سکولز سمجھے جاتے ہیں اور ان سکولوں کے تعلیم یافتہ طلباء گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے۔ پھر چیئرمین ایسوسی ایشن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے آپ نے اس دعوت میں شریک کیا جس کے لئے مَیں بہت مشکور ہوں۔

بعد ازاں سیرالیون کے ہائی کمشنر نے تقریب آزادی کی گولڈن جوبلی پر مدعو کرنے پر بہت محبت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ احمدیت نے نہایت عمدہ سکول کھولے ہسپتال بنوائے جہاں نہایت قابل ڈاکٹروں نے مریضوں کی خدمت کی۔ اور یہ احمدیت ہی تھی جس نے سیرالیون میں امن قائم رکھنے میں اعلیٰ کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ سیرالیون میں احمدیت پھیل رہی ہے۔

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور اقدس ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں جو کہ انگریزی میں تھا کے آغاز میں غانا کے پچاسویں یوم آزادی پر اُنہیں مبارک باد دی۔ اور سیرالیون اور گیمبیا کو بھی ان کے یوم آزادی پر پیشگی مبارک باد دی۔ نیز فرمایا کہ افریقہ اور خصوصاً مغربی افریقہ اپنے قدرتی وسائل کے لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے۔ آپ کے پاس بے بہا سونا، ہیرے اور دوسری معدنیات کے علاوہ زرعی خزائن ہیں۔ اور آپ کی زمین جو کہ بہت زرخیز ہے اگر اس کو کسی معین پروگرام کے تحت استعمال کیا جائے تو آپ کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا کھڑا کرے گی اور آپ کسی مغربی طاقت کے محتاج نہ ہوں گے اور نہ ہی ان سے کسی مدد کی ضرورت ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے وسائل کو اگر اقتصادی، سیاسی اور مذہبی طور پر بڑھایا جائے تو یہ بلندی کو چھو سکتے ہیں۔ سیاسی لحاظ سے سوائے چند فوجی بالادستی اور سیاسی بدامنی کے واقعات کے عمومی طور پر غانا میں امن وامان اور مثبت حکومتیں رہی ہیں۔ اور یہی بات سیرالیون اور گیمبیا کے لئے بھی کہی جاسکتی ہے۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ ایک اور خوش کُن امر افریقہ کے لئے یہ ہے کہ وہ ابھی تک ایٹمی دور میں شامل نہیں ہوا جبکہ ترقی یافتہ ممالک اور بعض ایشیائی ممالک اس دوڑ میں ایٹمی ہتھیاروں کی ذخیرہ اندوزی کر رہے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے آپ کو اس خوفناک اور غلط دوڑ سے بچا کر آزاد رکھا ہوا ہے۔ آج کل ترقی یافتہ ممالک اس دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں اور ان کی یہ حالت ہے کہ اس بات سے سوائے بربادی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور انہوں نے یہ ذخیرے اس قدر جمع کر رکھے ہیں اور وہ اس پر مکمل بھروسہ کئے ہوئے ہیں کہ ذرا سا تنازعہ بھی اس کو جو کچھ آج تک حاصل کیا جاچکا ہے، تباہ و برباد کر دے گا۔ اُس کے برعکس آپ اُن تمام ہتھیاروں سے آزاد ہیں اور جبکہ دوسرے تمام ممالک خاک ہو رہے ہوں گے۔ آپ فتح یاب نکلیں گے۔ اس لئے اپنے ملک کی تعمیر کریں اور اس کو شمع نظر بنائیں اور ہر ممکن طریق سے محنت سے اپنے مقصود کو پیش نظر رکھیں۔ حقیقت یہ ہے اور آپ سب جانتے ہیں کہ غانا وہ پہلا افریقن ملک تھا جس نے آزادی کا علم لہرایا۔ ابھی تو آزادی کی مزید منزلیں طے کرنا باقی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں آپ کی توجہ ملکی معاشی، سیاسی اور مذہبی ترقی کی طرف دلاتا ہوں۔ آپ اس کا انتظار نہ کریں کہ کوئی آپ کو اپنے سرمایہ کے صحیح استعمال کی یاد دہانی کرائے۔ آپ لوگ کارخانے بنائیں اور اپنے لوگوں کو ملازمت مہیا کریں اور خام پیداوار کو دوسروں کے مفاد کے لئے بیرونِ ملک نہ بھیجیں بلکہ اس کو خود اپنے استعمال میں لائیں۔ اپنی تجارت کو بڑھائیں۔ حکومت کے علاوہ پرائیویٹ حلقہ کو بھی اس میں شامل کریں۔ اپنے علمی ماحول کو ترقی دیں۔ اپنی ملازمتوں کو ترجیح دیں تو دیکھیں کہ آپکی ملکی ترقی کیسے ہوتی ہے۔ یہ تمام کام محنت پر مبنی ہے ہر مرحلے پر غیر قانونی کام کو رد کریں۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں مَیں پھر افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ بعض افریقی ممالک اپنے ہی شہریوں کے ساتھ لڑائی جھگڑوں میں شرم محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجوہات قومی ترقی کو بہت پیچھے لے جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ہے کہ آپ لوگوں نے اس سبق کو سیکھ لیا ہے۔ میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو عقل اور سمجھ دے اور صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ میں آپ کی فراخدلی کی داد دیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ افریقہ نے اسلام اور احمدیت کو خوش آمدید کہا ہے۔ اس وقت جب امت مسلمہ حضرت رسول کریم کے زمانے میں مکہ میں زیرعتاب تھی ایتھوپیا کے بادشاہ نے مسلمانوں کو اپنے ملک میں خوش آمدید کہا۔ میرے خیال میں آپ کی معصومیت اور سچائی دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے بھی زیادہ ہے۔ میں آپکی خوبیوں کے اجاگر ہونے کے لئے دعا کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے وہاں سکول تعمیر کئے، ہسپتال بنائے، آپ کی ضروریات کی تمام اشیاء مہیا کیں تا کہ وہاں غربت اور مشکلات سے نجات دلائی جاسکے۔ تا کہ آپ دیکھیں کہ افریقہ دنیا کا بہترین ملک شمار ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے غانا کی آزادی سے پہلے فرمایا تھا کہ مَیں افریقہ کا روشن مستقبل دیوار پر لکھا ہوا دیکھتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ آج میری تمام دعائیں اور میرے جذبات جو غانا کے لئے ہیں وہی سارے براعظم افریقہ کے لئے ہیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ کاش دنیا آج اپنی تخلیق کی حقیقت پہچانے اور تمام مخلوق کی بہبودی اور بھلائی کے لئے قدم بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اپنی قوم کی ہر لحاظ سے ایسی خدمت کریں۔ کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کے لئے مشعل راہ بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد افریقی لجنات نے اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت اپنے مخصوص ترنم انداز میں گائے جو پردہ کی رعایت سے اس تقریب میں شامل تھیں۔ اسی طرح مردانہ حصہ میں بھی لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اور دیگر نظمیں افریقن دوستوں نے پڑھیں۔ بعدازاں افریقی طرز پر تیار کردہ کھانا تمام حاضرین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بہت ہی پرلطف اور بارونق رہی۔

(رپورٹ: بشیر احمد اختر۔ جنرل سیکرٹری۔ یوکے)